

اسلامیاتِ لازمی • جماعت گیارہویں • PECTAA بورڈ • اردو میڈیم

اسلامیاتِ لازمی -- جماعت گیارہویں

مکمل نوٹس

freebooks.pk



باب 1 قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

باب 2 ایمانیات و عبادات

باب 3 سیرت طیبہ ﷺ کی اہمیت

باب 4 اخلاق و آداب

باب 5 حسن معاملات و معاشرت

باب 6 ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

باب 7 اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

freebooks.pk کی جانب سے تیار کردہ — یہ اصل طلبہ نوٹس PECTAA بورڈ کے اسلامیات لازمی جماعت گیارہویں کے نصاب کے عین مطابق ہیں۔ ہر باب میں کلیدی تصورات، اہم تعریفات، فارمولے، خاکہ جات، مختصر و تفصیلی سوالات، معروضی سوالات (MCQs)، نظر ثانی خلاصہ اور امتحانی نکات شامل ہیں۔

© Freebooks.pk — **DMCA-protected**. These notes are copyrighted and may be shared or linked **without any changes**. Original educational content created by the Freebooks.pk Editorial Team.

Internal Reference: **FBPK-ISL11-2026**



قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

اس باب میں قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ کے بنیادی علوم کا مطالعہ کیا جائے گا۔ باب کا پہلا حصہ 'علوم القرآن' قرآن مجید کی خصوصیات، اس کے اسمائے مبارکہ، مکی و مدنی سورتوں کے فرق اور آیات احکام کے تصور پر مشتمل ہے۔

باب کا دوسرا حصہ 'علوم الحدیث' حدیث نبوی ﷺ کی اہمیت، تدوین حدیث کے تین ادوار، صحاح ستہ اور اصول اربعہ جیسی مستند کتب حدیث، اور نصاب میں شامل منتخب احادیث مبارکہ کے تراجم پر مشتمل ہے۔

تعلیمی مقاصد

- قرآن مجید کے فضائل اور خصوصیات (عالم گیریت، کمالیت، جامعیت، ابدیت) بیان کرنا
- قرآن مجید کے اسمائے مبارکہ اور ان کے معانی سے آگاہی حاصل کرنا
- مکی اور مدنی سورتوں کی تعریف اور خصوصیات کے ساتھ ساتھ آیات احکام کا تصور سمجھنا
- حجیت حدیث اور حفاظت حدیث کی اہمیت سے آگاہ ہونا
- تدوین حدیث کے تین ادوار اور ہر دور کی نمایاں شخصیات کے بارے میں جاننا
- صحاح ستہ اور اصول اربعہ (مستند کتب حدیث) سے آگاہی حاصل کرنا
- نصاب میں شامل منتخب احادیث نبوی ﷺ کے تراجم اور ان کی روزمرہ زندگی میں اہمیت کا جائزہ لینا

کلیدی تصورات

قرآن مجید کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر تقریباً 23 سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔ یہ انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا اور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے، جو قیامت تک اپنی اصل حالت میں محفوظ رہے گا۔

قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا خلاصہ اور ان کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے دیگر آسمانی کتابوں پر نگہبان بھی قرار دیا ہے۔ 'علوم القرآن' سے مراد وہ علوم ہیں جو مفسرین قرآن نے قرآن مجید سے اخذ کیے ہیں، جیسے مکی و مدنی سورتیں، محکم و متشابہ آیات، شان نزول، اور ناسخ و منسوخ کا علم۔



قرآن مجید کی چار بنیادی خصوصیات

عالم گیریت: قرآن مجید کا مخاطب پوری انسانیت ہے۔ سابقہ آسمانی کتابیں کسی خاص قوم یا علاقے کے لیے نازل ہوئی تھیں، جبکہ قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ قرآن کی متعدد آیات میں 'يَا أَيُّهَا النَّاسُ' کے الفاظ سے تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے: 'هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ' (سورۃ ابراہیم: 52) یعنی یہ (قرآن) انسانوں کے لیے پیغام ہے۔

کاملیت: قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں۔ ہدایت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، نبی کریم ﷺ پر آکر مکمل ہو گیا، اور قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ' (سورۃ التکویر: 27) یعنی یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

جامعیت: قرآن مجید میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے مکمل راہ نمائی موجود ہے — عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین، سب اس میں شامل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ' (سورۃ النحل: 89) یعنی 'اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے۔'

ابدیت: قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ کے لیے ہیں اور ہر زمانے کے لیے قابل عمل ہیں۔ یہ کتاب ہدایت اور دین و دنیا کی سعادت کا سرچشمہ ہے، اور اس کی تعلیمات قیامت تک کے لوگوں کے لیے یکساں نفع بخش ہیں۔

قرآن مجید کے اسمائے مبارکہ

قرآن مجید کے متعدد ذاتی اور صفاتی نام ہیں، جن میں سے چند نمایاں یہ ہیں: القرآن (سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب)، الذکر (وعظ و نصیحت پر مبنی کتاب)، الفرقان (حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب)، الکتاب (اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب)، التنزیل (اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ)، النور (روشنی دکھانے والی کتاب)، البرہان (واضح دلیل)، المبین (کھلی اور واضح راہ نمائی)۔

دیگر نمایاں نام: العزيز (زبردست کتاب)، الکریم (عزت والی کتاب)، الشفاء (شفادینے والی کتاب)، العلم (علم و معرفت کا خزانہ)، الحکیم (حکمت و دانائی سے بھرپور کتاب)، المجید (بزرگی والی کتاب)، المبارک (بابرکت کتاب)، اور الحق (حق و صداقت کا بیان)۔ یہ اسمائے مبارکہ قرآن مجید کی صفات اور اس کی عظمت کی غمازی کرتے ہیں۔

مکی اور مدنی سورتیں

جو سورتیں ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں وہ 'مکی سورتیں' کہلاتی ہیں۔ چوں کہ اس دور میں نبی کریم ﷺ کا خطاب زیادہ تر مشرکین مکہ سے تھا، اس لیے مکی سورتوں میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث بیان کیے گئے ہیں، نبی کریم



ﷺ اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے، گزشتہ امتوں کے واقعات بیان ہوئے ہیں، اور عقائد کی درستی و اخلاق کی اصلاح پر زور دیا گیا ہے۔ مکی سورتوں میں اہل عرب کی فصاحت و بلاغت کے تناظر میں قرآن مجید کے لفظی محاسن اور اعجازی شان کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہونے والی سورتیں 'مدنی سورتیں' کہلاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف لا کر اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی، اس لیے مدنی سورتوں میں جہاد و قتال کے احکام، حقوق و فرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔ مدنی سورتوں میں عموماً 'يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا' کے الفاظ سے اہل ایمان سے خطاب کیا گیا ہے، اور ان کا انداز بیان سادہ اور سلیس ہے۔

آیاتِ احکام سے مراد قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن میں اسلامی شریعت کے احکام اور قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ ان آیات میں عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشیات، معاشرت اور حدود و قصاص جیسے موضوعات شامل ہیں، اور فقہاء انہیں اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

حدیث کی تعریف اور اہمیت

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو 'حدیث' کہا جاتا ہے۔ تقریر سے مراد وہ قول یا عمل ہے جو نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہ فرمایا ہو، جب کہ صفات میں آپ ﷺ کے شمائل، جیسے 'جسمکم اطہر کی رنگت اور شکل مبارک، شامل ہیں۔

جس طرح قرآن مجید پر ایمان لانا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے، اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی پیروی بھی دین کا بنیادی تقاضا ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے فرامین و اعمال کے بغیر نہ قرآن مجید کو مکمل طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا' (سورۃ الحشر: 7) یعنی 'اور جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ'۔

تدوینِ حدیث کا پہلا دور

احادیثِ مبارکہ کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید کی طرح احادیثِ نبویہ کی حفاظت کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ صرف احادیث کو یاد کیا اور انہیں لکھ کر محفوظ کیا، بلکہ ان کی جمع و تدوین کا بھی اہتمام فرمایا۔ حضرت علی، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ کرام کے پاس احادیثِ مبارکہ کے مجموعے موجود تھے۔



تابعین کے دور میں جمع و تدوین کی یہ کوششیں ایک باقاعدہ تحریک کی شکل اختیار کر گئیں۔ حضرت سعید بن مسیب، حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے نامور تابعین نے احادیث کی جمع و تدوین اور تحقیق میں نمایاں کردار ادا کیا۔

تدوین حدیث کا دوسرا دور

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور (99 ہجری) میں تدوین حدیث کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس دور میں امام زہری، امام جعفر صادق، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہم اللہ جیسی شخصیات نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

اس دور میں احادیث نبویہ کے علاوہ صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے اقوال و آثار اور تابعین کی آراء کی جمع و ترتیب کا کام بھی ہوا۔ احادیث نبویہ کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا، اور موطا، مسند، مصنف اور جامع کے ناموں سے حدیث کی تراشیں مرتب کی گئیں، جیسے موطا امام مالک اور مسند احمد بن حنبل۔

تدوین حدیث کا تیسرا دور

تدوین حدیث کا تیسرا دور تیسری صدی ہجری میں اپنے عروج کو پہنچا۔ منکرین حدیث اور مستشرقین کا یہ نقطہ نظر کہ تیسری صدی ہجری 'جمع و تدوین کا دور' ہے درست نہیں، بلکہ درحقیقت یہ علم حدیث کی ترویج و اشاعت کا دور ہے، کیوں کہ حدیث کی جمع و تدوین اس سے پہلے کے ادوار میں شروع ہو چکی تھی۔

محدثین کرام رحمہم اللہ نے دنیا بھر سے حدیث جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحت و ضعف جانچنے کا بھی اہتمام کیا۔ راویوں کی تحقیق کے لیے 'علم اسماء الرجال' اور 'جرح و تعدیل' کا فن وجود میں آیا، اور صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کر کے مرتب کیا گیا۔ اس دور میں نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کے لیے 'مرفوع حدیث' اور صحابہ کرام کے اقوال و افعال کے لیے 'موقوف حدیث' کی اصطلاحات وضع کی گئیں۔ 'مستشرقین' سے مراد وہ غیر مسلم ہیں جنہوں نے اسلامی علوم پر تحقیق کی، اور تدوین حدیث پر ان کے اعتراضات بیشتر بے بنیاد اور تعصب پر مبنی ہیں۔

صحاح ستہ اور اصول اربعہ

اسی تیسرے دور میں چھ معتبر ترین کتب حدیث مرتب ہوئیں جنہیں 'صحاح ستہ' کہا جاتا ہے: (1) صحیح بخاری — امام محمد بن اسماعیل البخاری، (2) صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج القشیری، (3) سنن ابی داؤد — امام سلیمان بن اشعث السجستانی، (4) جامع ترمذی — امام محمد بن عیسیٰ الترمذی، (5) سنن نسائی — امام احمد بن شعیب النسائی، (6) سنن ابن ماجہ — امام محمد بن یزید ابن ماجہ۔



اصول اربعہ سے مراد اہل تشیع کی چار مستند کتب حدیث ہیں: الکافی (ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی)، مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه (ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ)، الاستبصار اور تہذیب الاحکام (دونوں ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی کی تصانیف)۔

منتخب احادیث مبارکہ اور تراجم

امتحان میں حدیث کے ترجمے کا سوال (4 نمبر) صرف اسی باب کی درج ذیل منتخب احادیث میں سے پوچھا جاتا ہے۔

حدیث 1

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ
جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔
(صحیح بخاری: 71)

حدیث 2

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ
قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ بے حیا اور بد زبان شخص کو پسند نہیں کرتا۔
(جامع ترمذی: 2002)

حدیث 3

مَنْ نَفَسَ عَنْ مُوْءٍ مِنْ كَرْبَةٍ مِنَ النَّفْسِ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا، اور جو کسی تنگ دست کے لیے آسانی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔
(صحیح مسلم: 2699)

حدیث 4

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُشَالَ عَنْ عُمَرِهِ فِيمَ آفَنَاهُ
قیامت کے دن کسی بندے کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے اس کی عمر، علم، مال اور جسم



کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے۔

(جامع ترمذی: 2416)

حدیث 5

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ

سات تباہ کن گناہوں سے بچو: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق جان لینا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا، اور پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

(صحیح بخاری: 2766)

حدیث 6

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ يَدِهِ

تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے روکے، اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(صحیح مسلم: 49)

حدیث 7

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت۔

(صحیح بخاری: 6412)

حدیث 8

الْحَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيِّنٌ وَيَنْتَهِي أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ

حلال و واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان کے درمیان مشتبہ امور ہیں؛ جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔

(صحیح بخاری: 52)

حدیث 9

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں



کی مشابہت اختیار کریں۔
(صحیح بخاری: 5885)

حدیث 10

إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ
سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ یعنی وہ دوسرے کے باپ کو گالی دے تو
بدلے میں اس کا باپ بھی گالی سنے۔
(صحیح بخاری: 5973)

حدیث 11

اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ
مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہو، کیوں کہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔
(صحیح بخاری: 2448)

حدیث 12

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
تم میں سے کوئی اس وقت تک مکمل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ
محبوب نہ ہو جاؤں۔
(صحیح بخاری و مسلم: 15)

حدیث 13

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا، پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔
(صحیح بخاری و مسلم: 527)

اہم تعریفات

علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟



وہ علوم جو مفسرین قرآن نے قرآن مجید سے اخذ کیے ہیں، جیسے مکی و مدنی سورتیں، شانِ نزول اور نسخ و منسوخ کا علم۔
مکی سورتیں کسے کہتے ہیں؟

وہ سورتیں جو ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں، جن میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث بیان ہوئے ہیں۔

مدنی سورتیں کسے کہتے ہیں؟

وہ سورتیں جو ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئیں، جن میں جہاد، حقوق و فرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔

آیاتِ احکام کی تعریف کریں۔

قرآن مجید کی وہ آیات جن میں اسلامی شریعت کے احکام و قوانین بیان کیے گئے ہیں۔

حدیث کی تعریف کریں۔

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہا جاتا ہے۔

مستشرقین کسے کہتے ہیں؟

وہ غیر مسلم جنہوں نے اسلامی علوم پر تحقیق کی اور بیشتر نے اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

احادیث کی چھ معتبر ترین کتب — بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔

مرفوع اور موقوف حدیث میں فرق بتائیں۔

نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو مرفوع حدیث، جب کہ صحابہ کرام کے اقوال و افعال کو موقوف حدیث کہا جاتا ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

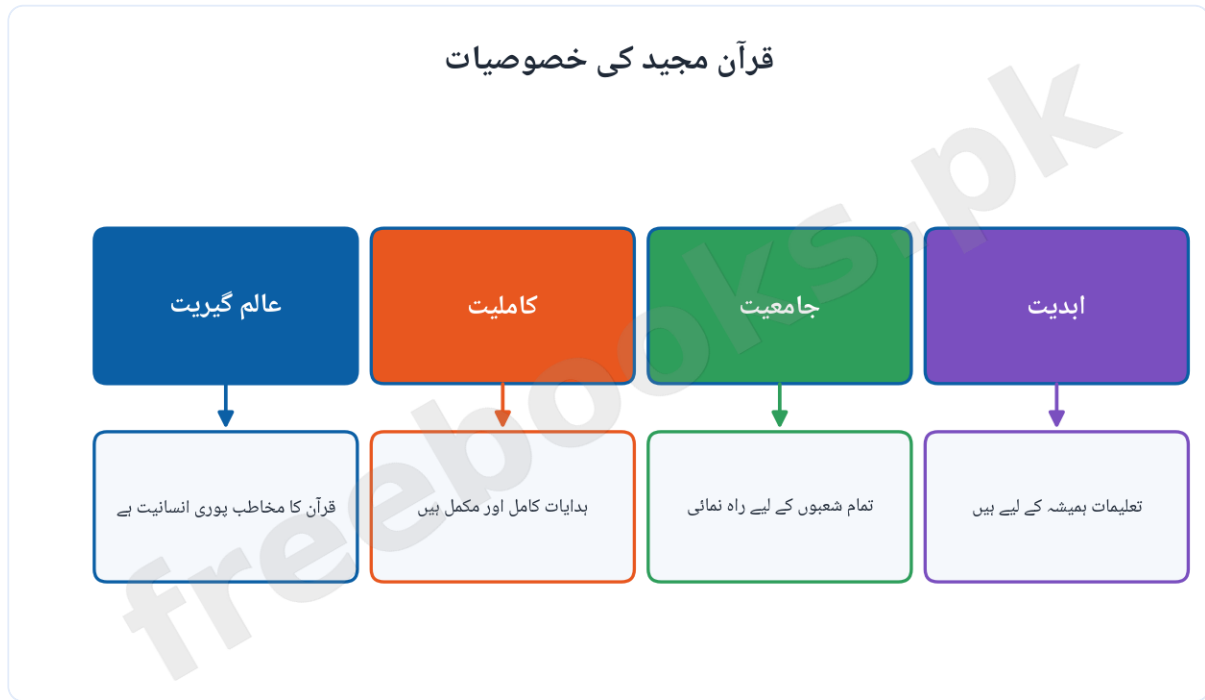
عنوان	خلاصہ
قرآن مجید کی چار خصوصیات	عالم گیریت، کاملیت، جامعیت، ابدیت
نزولِ قرآن کا دورانیہ	تقریباً 23 سال
قرآن مجید کے پارے اور سورتیں	30 پارے، 114 سورتیں
تدوینِ حدیث کے تین ادوار	پہلا دور (صحابہ و تابعین) — دوسرا دور (99 ہجری، حضرت عمر بن عبدالعزیز) — تیسرا دور (تیسری صدی ہجری، صحاح ستہ)



صحاح ستہ	بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
اصول اربعہ	الکافی، من لایحضرہ الفقیہ، الاستبصار، تہذیب الاحکام

خاکہ جات

قرآن مجید کی خصوصیات: قرآن مجید کی چار بنیادی خصوصیات — عالم گیریت، کاملیت، جامعیت اور ابدیت — کا خاکہ



قرآن مجید کی خصوصیات

تدوین حدیث کے تین ادوار: صحابہ و تابعین کے دور سے لے کر صحاح ستہ کی تدوین تک تین ادوار کا خاکہ



تدوین حدیث کے تین ادوار



تدوین حدیث کے تین ادوار

مختصر سوالات و جوابات

قرآن مجید عالم گیر کتاب ہے، مختصر وضاحت کریں۔
قرآن مجید کا مخاطب پوری انسانیت ہے، نہ کہ کوئی خاص قوم یا علاقہ، اور اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر نسل کے لیے ہیں۔

قرآن مجید کی کاملیت سے کیا مراد ہے؟
قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں؛ ہدایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ پر آکر مکمل ہو گیا اور قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

مکی اور مدنی سورتوں میں کوئی سے دو فرق بیان کریں۔
مکی سورتوں میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث ہیں جب کہ مدنی سورتوں میں جہاد، حقوق و فرائض اور خاندانی قوانین بیان ہوئے ہیں؛ مکی سورتیں ہجرت سے پہلے اور مدنی ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔

آیات احکام کے بارے میں مختصر لکھیں۔
آیات احکام وہ آیات ہیں جن میں شریعت کے احکام بیان ہوئے ہیں، جن میں عبادات، معاملات اور حدود و قصاص شامل ہیں، اور فقہاء انہیں قانون کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

حدیث کی اہمیت اختصار سے بیان کریں۔



حدیث کے بغیر نہ قرآن مجید کو مکمل طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جاسکتا ہے، اس لیے احادیث کی پیروی دین کا بنیادی تقاضا ہے۔

تدوین حدیث کے دورِ ثانی کی دو اہم شخصیات کے نام لکھیں۔
 امام زہری اور امام مالک رحمہما اللہ اس دور کی نمایاں شخصیات میں شامل ہیں۔
صحاح ستہ میں سے کوئی سے دو کتب کے نام مصنفین کے ساتھ لکھیں۔
 صحیح بخاری — امام محمد بن اسماعیل البخاری، اور صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج القشیری۔

مستشرقین کے اعتراضات کی نوعیت کیا ہے؟
 مستشرقین کی طرف سے تدوین حدیث پر کیے گئے اعتراضات بیشتر بے بنیاد اور مذہبی تعصب پر مبنی ہیں۔

تفصیلی سوالات و جوابات

قرآن مجید کی خصوصیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

قرآن مجید چار بنیادی خصوصیات کا حامل ہے۔ عالم گیریت کا مطلب ہے کہ اس کا مخاطب پوری انسانیت ہے، کسی خاص قوم یا علاقے تک محدود نہیں۔ کمالیت سے مراد یہ ہے کہ اس کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں، اور نبی کریم ﷺ پر ہدایت کا سلسلہ تکمیل کو پہنچا۔ جامعیت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین سمیت زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے راہ نمائی موجود ہے۔ ابدیت سے مراد یہ ہے کہ اس کی تعلیمات ہمیشہ کے لیے ہیں اور ہر زمانے کے انسان کے لیے یکساں قابلِ عمل ہیں۔ ان چاروں خصوصیات کی بنا پر قرآن مجید ایک بے مثل اور کامل کتابِ ہدایت ہے۔

تدوین حدیث کے تین ادوار پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

تدوین حدیث تین ادوار میں مکمل ہوئی۔ پہلے دور میں صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم نے احادیث کو یاد کیا، لکھا اور محفوظ کیا؛ حضرت علی، حضرت ابوہریرہ اور دیگر صحابہ کے پاس احادیث کے مجموعے موجود تھے۔ دوسرے دور کا باقاعدہ آغاز حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور (99 ہجری) میں ہوا، جس میں امام زہری، امام مالک اور امام ابو حنیفہ جیسی شخصیات نے احادیث کو موطا، مسند اور مصنف کی صورت میں مرتب کیا۔ تیسرا دور تیسری صدی ہجری میں علم حدیث کی ترویج و اشاعت کا دور تھا، جس میں راویوں کی تحقیق کے لیے اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کے فن وضع ہوئے اور صحاح ستہ جیسی معتبر کتب مرتب ہوئیں۔



صحاح ستہ کا تعارف پیش کریں۔

صحاح ستہ احادیث کی چھ معتبر ترین کتب ہیں جو تدوینِ حدیث کے تیسرے دور میں مرتب ہوئیں: صحیح بخاری (امام محمد بن اسماعیل البخاری)، صحیح مسلم (امام مسلم بن حجاج القشیری)، سنن ابی داؤد (امام سلیمان بن اشعث السجستانی)، جامع ترمذی (امام محمد بن عیسیٰ الترمذی)، سنن نسائی (امام احمد بن شعیب النسائی) اور سنن ابن ماجہ (امام محمد بن یزید ابن ماجہ)۔ ان کتب کے مصنفین نے اصول حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح احادیث کو مرتب کرنے کا خصوصی اہتمام کیا، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتب امتِ مسلمہ میں مستند ترین مقام رکھتی ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے: (الف) اسراء و معراج (ب) شقِ قر (ج) قرآن مجید (د) ولادت مبارکہ

درست جواب: (ج) قرآن مجید۔ قرآن مجید نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا اور دائمی معجزہ ہے جو قیامت تک محفوظ رہے گا۔

قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کے لیے ہے: (الف) ترجمہ (ب) نگہبان (ج) تلخیص (د) دیباچہ
درست جواب: (ب) نگہبان۔ قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان پر نگہبان ہے۔

دنی سورتوں میں عموماً کن الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے؟ (الف) یا أَيْهَا النَّاسُ (ب) یا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا (ج) یا بَنِي آدَمَ (د) یا أَهْلَ الْكِتَابِ
درست جواب: (ب) یا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا۔ دنی سورتوں میں عموماً یا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا کے الفاظ سے اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا ہے۔

آیاتِ احکام کن علماء کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں؟ (الف) مفسرین (ب) فقہا (ج) محدثین (د) مؤرخین
درست جواب: (ب) فقہا۔ فقہا آیاتِ احکام کو اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو اصطلاحاً کہتے ہیں: (الف) خبر (ب) روایت (ج) حدیث (د) اثر

درست جواب: (ج) حدیث۔ نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہا جاتا ہے۔

تدوینِ حدیث کا باقاعدہ آغاز کس دور میں ہوا؟ (الف) پہلا دور (ب) دوسرا دور (ج) تیسرا دور (د) چوتھا دور



درست جواب: (ب) دوسرا دور (99 ہجری)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور (99 ہجری) میں تدوینِ حدیث کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

صحاح ستہ کی تدوین کس دور میں ہوئی؟ (الف) پہلے دور میں (ب) دوسرے دور میں (ج) تیسرے دور میں (د) چوتھے دور میں

درست جواب: (ج) تیسرے دور میں۔ صحاح ستہ جیسی معتبر کتب تیسرے دور (تیسری صدی ہجری) میں مرتب ہوئیں۔

صحیح بخاری کے مصنف کون ہیں؟ (الف) امام مسلم بن حجاج (ب) امام محمد بن اسماعیل البخاری (ج) امام ترمذی (د) امام ابن ماجہ

درست جواب: (ب) امام محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح بخاری امام محمد بن اسماعیل البخاری کی تصنیف ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو کہا جاتا ہے: (الف) موقوف حدیث (ب) مرفوع حدیث (ج) مقطوع حدیث (د) مرسل حدیث

درست جواب: (ب) مرفوع حدیث۔ نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کے لیے 'مرفوع حدیث' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

اصول اربعہ کا تعلق کن کتبِ حدیث سے ہے؟ (الف) صحاح ستہ (ب) اہل تشیع کی مستند کتب (ج) تفاسیر قرآن (د) کتبِ فقہ حنفی

درست جواب: (ب) اہل تشیع کی مستند کتب۔ اصول اربعہ اہل تشیع کی چار مستند کتبِ حدیث ہیں: الکافی، من لا یحضرہ الفقیہ، الاستبصار اور تہذیب الاحکام۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو تقریباً 23 سال میں نازل ہوا اور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے
- قرآن مجید کی چار خصوصیات: عالم گیریت، کالیت، جامعیت، ابدیت
- قرآن کے مشہور اسمائے مبارکہ: القرآن، الفرقان، الکتاب، النور، الحکیم وغیرہ
- مکی سورتوں میں توحید و آخرت، مدنی سورتوں میں احکام و قوانین بیان ہوئے ہیں
- آیاتِ احکام شریعت کے احکام پر مشتمل آیات ہیں جو فقہ کی بنیاد ہیں
- حدیث سے مراد نبی کریم ﷺ کا قول، فعل، تقریر یا صفت ہے
- تدوینِ حدیث کے تین ادوار: صحابہ و تابعین کا دور، دورِ عمر بن عبدالعزیز (99 ہجری)، اور تیسری صدی ہجری کا دور
- صحاح ستہ: بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
- اصول اربعہ: الکافی، من لا یحضرہ الفقیہ، الاستبصار، تہذیب الاحکام



• مرفوع حدیث نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو، اور موقوف حدیث صحابہ کرام کے اقوال و افعال کو کہا جاتا ہے

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب اول سے 1 معروضی سوال (MCQ) اور Q.2 میں 2 مختصر سوالات (8 میں سے 5 کے انتخاب میں شامل) پوچھے جاتے ہیں
- حدیث کا ترجمہ (سوال 4، 4 نمبر) صرف باب اول کی منتخب احادیث میں سے پوچھا جاتا ہے — تمام احادیث کے تراجم اچھی طرح یاد کریں
- تفصیلی سوال (Q.5) کا ایک حصہ باب اول یا باب سوم میں سے آتا ہے — قرآن مجید کی خصوصیات اور تدوین حدیث کے ادوار پر خصوصی توجہ دیں
- قرآن مجید کی چاروں خصوصیات کو مثالوں اور آیات قرآنی کے ساتھ یاد رکھیں
- تدوین حدیث کے تینوں ادوار کی اہم شخصیات اور صحاح ستہ کے مصنفین کے نام درست ترتیب سے یاد کریں



ایمانیات و عبادات

یہ باب اسلامیات لازمی کے نصاب کا سب سے اہم اور طویل باب ہے، جو دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ 'ایمانیات' توحید، رسالت محمدی ﷺ، ملائکہ، کتب سماویہ اور آخرت پر ایمان کی تفصیلات بیان کرتا ہے۔

دوسرا حصہ 'عبادات' اسلام کے چار عملی ارکان — نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج و قربانی — کے فلسفے، احکام اور معاشرتی اثرات پر مشتمل ہے۔ امتحان میں اس باب سے سب سے زیادہ معروضی نمبر (3 نمبر) پوچھے جاتے ہیں اور تفصیلی سوال کا ایک پورا حصہ اسی باب کے لیے مختص ہے۔

تعلیمی مقاصد

- توحید کے معنی، اقسام اور دلائل کو سمجھنا اور شرک کی اقسام و نقصانات سے آگاہی حاصل کرنا
- رسالت محمدی ﷺ کی امتیازی خصوصیات (عالم گیریت، ابدیت، کالیت، ختم نبوت وغیرہ) بیان کرنا
- ملائکہ کی حقیقت، صفات اور ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہونا
- کتب سماویہ پر ایمان اور آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات کو سمجھنا
- عقیدہ آخرت کے مراحل (حشر، میزان، پل صراط، شفاعت) اور اس کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لینا
- نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے فلسفے، احکام اور معاشرتی فوائد سے آگاہ ہونا
- عبادات کو خشوع و خضوع اور اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کی اہمیت سمجھنا

کلیدی تصورات

توحید: معنی، دلائل اور اقسام

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور لاشریک ماننا توحید کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتاً توحید پر پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا' (سورة الروم: 30) یعنی 'اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں، یہ اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا'۔



کائنات کے نظم و ضبط میں کوئی خلل نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خالق ایک ہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'لَوْ كَانَ فِیْمَا آٰلِهَۃٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا' (سورة الانبیاء: 22) یعنی 'اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے'۔ انسانی وجود بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل ہے: 'وَ فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تَبْصُرُوْنَ' (سورة الذاریات: 21)۔

توحید کی چار اقسام ہیں: توحید فی الذات (اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا ہے، نہ اس کی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد)، توحید ربوبیت (اللہ تعالیٰ ہی خالق، مالک اور رازق ہے)، توحید الوہیت (صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے) اور توحید اسماء و صفات (اللہ تعالیٰ اپنے خاص ناموں اور صفات میں یکتا ہے)۔

شرک کی اقسام اور توحید کے تقاضے

شرک کے لغوی معنی 'حصہ داری' کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک کی تین اقسام ہیں: ذات میں شرک (کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر یا اولاد سمجھنا)، صفات میں شرک (اللہ تعالیٰ جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا)، اور صفات کے تقاضوں میں شرک (اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت یا حقیقی اطاعت و محبت کا حق دار سمجھنا)۔

توحید کے تقاضوں میں اللہ تعالیٰ سے محبت، اس کی اطاعت، رسول اللہ ﷺ کی اتباع، اللہ تعالیٰ کا خوف، اس پر توکل، صرف اسی سے دعا مانگنا اور اسی کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا شامل ہے۔ توحید پر ایمان سے انسان میں عزت نفس، عاجزی و انکساری، عزم و ہمت، استقامت اور قناعت جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں، جب کہ شرک انسان کو خوف اور ذہنی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات

رسالت کے لغوی معنی 'پیغام پہنچانا' کے ہیں۔ عقیدہ رسالت سے مراد یہ ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے، پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام تک وحی کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے۔ وحی کی دو اقسام ہیں: وحی متلو (جس کے الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور تلاوت کی جائے، جیسے قرآن مجید) اور وحی غیر متلو (جو صرف معانی کی صورت میں نازل ہو اور نبی ﷺ نے اپنے الفاظ میں بیان فرمائی، جیسے حدیث)۔

رسالت محمدی ﷺ کی امتیازی خصوصیات میں عالم گیریت (نبوت پوری انسانیت کے لیے، سورة الاعراف: 158)، ابدیت (شریعت محمدی ﷺ قیامت تک کے لیے، سورة آل عمران: 85)، کالیت (دین کی تکمیل، سورة المائدہ: 3)، محفوظ کتاب (قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی، سورة الحجر: 9) اور محفوظ سیرت (احادیث و سیرت طیبہ محفوظ حالت میں موجود، سورة الاحزاب: 21) شامل ہیں۔



نبی کریم ﷺ کو بے شمار معجزات عطا کیے گئے، جن میں اسراء و معراج، شق قر، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا اور جوامع الکلم شامل ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ' (سورة الاحزاب: 40)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنگ یمامہ میں مسیلہ کذاب جیسے تمام مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کیا، اور دستور پاکستان 1973ء میں بھی عقیدہ ختم نبوت کو مسلمان کی تعریف کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

ملائکہ پر ایمان

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ماننا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بجا لاتے ہیں، 'ایمان بالملائکہ' کہلاتا ہے۔ فرشتے گناہوں سے پاک ہیں اور نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'فرشتوں کی تخلیق نور سے، جنوں کی آگ کے شعلے سے اور آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی' (صحیح مسلم: 2996)۔ چار مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

فرشتوں کی مختلف ذمہ داریاں ہیں: 'کرائے کا تبین' انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں، 'منکر و نکیر' قبریں سوال و جواب کرتے ہیں، 'حافظین' انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں، 'حاملین عرش' اللہ تعالیٰ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں، جنت کے حکمران فرشتے کا نام 'رضوان' اور جہنم کے حکمران فرشتے کا نام 'مالک' ہے، جب کہ عذاب پر مقرر فرشتوں کو 'زبانیہ' کہا جاتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اکثر صحابی حضرت دجیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لاتے تھے۔

کتب سماویہ پر ایمان

کتب سماویہ سے مراد وہ آسمانی کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل فرمائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر صحیفے بھی نازل ہوئے: 'إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ لَصُحُفِ الْأَوَّلَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ' (سورة الاعلى: 18-19)۔

تمام آسمانی کتب میں توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد مشترک طور پر موجود رہے ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور قربانی جیسی عبادات بھی سابقہ شریعتوں میں موجود تھیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے جو سابقہ کتب کی تصدیق کرنے والی اور ان پر نگہبان ہے، اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے۔



آخرت پر ایمان

آخرت پر ایمان سے مراد یہ ماننا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی فنا ہو جائے گی اور مرنے کے بعد انسانوں کو جزا و سزا کے لیے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ' (سورة الروم: 27) یعنی 'وہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے'۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کائنات کو بے مقصد پیدا نہیں کیا: 'مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ' (سورة الدخان: 38-39)۔

قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن میزان پر کیا جائے گا اور ہر ایک کو اعمال نامہ دیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا۔ لوگوں کو پل صراط سے گزرنا ہوگا جس کے نیچے جہنم کی آگ ہوگی۔ شفاعتِ کبریٰ (مقامِ محمود) نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے جس سے حساب کتاب کا آغاز ہوگا۔ عقیدہ آخرت انسان میں نیک اعمال کی رغبت، برائی سے اجتناب، حقوق کا احترام، صبر و تحمل اور بہادری جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔

فلسفہ نماز

نماز، توحید و رسالت کی شہادت کے بعد اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'دین کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے' (جامع ترمذی: 2616)۔ نماز کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان روحانی تعلق قائم کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ' (سورة العنکبوت: 45) یعنی 'بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے'۔

دن میں پانچ نمازیں (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) اپنے اپنے اوقات میں فرض ہیں۔ نماز کی شرائط میں طہارت، ستر پوشی، وقت، استقبال قبلہ اور نیت شامل ہیں۔ خشوع و خضوع کو نماز کی روح قرار دیا گیا ہے: 'قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ' (سورة المؤمنون: 1-2)۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے اور اس سے مساوات، نظم و ضبط اور اطاعتِ امیر جیسی معاشرتی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

فلسفہ زکوٰۃ و صدقات

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک ہونا اور بڑھنا ہے۔ اصطلاح میں یہ وہ مالی عبادت ہے جو ہر عاقل، بالغ، صاحبِ نصاب مسلمان پر اڑھائی فی صد کی شرح سے سال میں ایک بار فرض ہے۔ زکوٰۃ رمضان المبارک 2 ہجری میں فرض ہوئی اور اس کا مکمل نظام 9 ہجری میں نافذ ہوا۔ زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی مالیت کے برابر ہے۔ زعمی پیداوار پر زکوٰۃ کو 'عشر' کہتے ہیں (بارانی زمین پر 10 فی صد، آبپاشی والی زمین پر 5 فی صد)۔



زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں: فقراء، مساکین، عاملینِ زکوٰۃ، تالیفِ قلوب، غلاموں کی آزادی، مقروض، فی سبیل اللہ اور مسافر۔ زکوٰۃ سے غربت اور طبقاتی تقسیم کا خاتمہ ہوتا ہے، دولت گردش میں رہتی ہے اور معاشرے میں فلاح پیدا ہوتی ہے۔

فلسفہ صوم (روزہ)

روزے کو قرآن مجید میں 'صوم' کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور بعض جائز خواہشات سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکنا۔ رمضان المبارک کے روزے دوسری ہجری میں فرض ہوئے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ** (سورۃ البقرہ: 183)۔ روزے کی تین اقسام ہیں: فرضِ معین (رمضان کا روزہ)، فرضِ غیرِ معین (کفارہ و قضا کا روزہ) اور نفلی روزہ۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے پر قضا اور کفارہ (مسلسل ساٹھ روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا) دونوں لازم ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک میں تراویح، اعتکاف اور شبِ قدر کی تلاش مسنون اعمال ہیں: **لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ** (سورۃ القدر: 3)۔ روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے، امیر و غریب میں مساوات کا احساس دلاتا ہے اور صحت کے لیے بھی مفید ہے۔

فلسفہ حج و قربانی

حج کے لغوی معنی 'ارادہ کرنا' ہیں۔ اصطلاح میں صاحبِ استطاعت مسلمان کا ایامِ حج میں مناسکِ حج ادا کرنے کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرنا حج کہلاتا ہے۔ حج کی فرضیت نویں ہجری میں نازل ہوئی: **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا** (سورۃ آل عمران: 97)۔ حج کے مناسک میں احرام، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، رمی، قربانی، حلق اور طواف و سعی شامل ہیں۔ حج کی تین اقسام ہیں: حج افراد، حج تمتع اور حجِ قرآن۔

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق جانور ذبح کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والا عید گاہ کے قریب نہ آئے (سنن ابن ماجہ: 3123)۔ حج عالمِ اسلام کے اتحاد، مساوات اور اخوت کا عظیم مظہر ہے جہاں امیر و غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔

اہم تعریفات

توحید کی تعریف کریں۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور لاشریک ماننا توحید کہلاتا ہے۔

شرک کی تعریف کریں۔



اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو حصہ دار ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بیان کریں۔

وحی متلو وہ ہے جس کے الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور تلاوت کی جائے (قرآن)، جب کہ وحی غیر متلو صرف معانی کی صورت میں نازل ہو اور نبی ﷺ نے اپنے الفاظ میں بیان فرمائی (حدیث)۔

ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

نبوت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، نبی کریم ﷺ پر ختم ہو گیا۔

ایمان بالملائکہ سے کیا مراد ہے؟

یہ عقیدہ رکھنا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بجا لاتے ہیں۔

کراما کا تبین کون ہیں؟

وہ فرشتے جنہیں انسانوں کے اعمال لکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

عشر کی تعریف کریں۔

زمینی پیداوار پر واجب ہونے والی زکوٰۃ عشر کہلاتی ہے۔ بارانی زمین پر دس فی صد اور آبپاشی والی زمین پر پانچ فی صد۔

خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

خشوع سے مراد انسان کے ظاہری اعضا کا عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جانا، اور خضوع سے مراد دل و خیالات کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

میقات کیا ہے؟

خانہ کعبہ کے چاروں طرف مقرر وہ مقامات جہاں سے احرام باندھے بغیر حرم کی حدود میں داخل ہونا منع ہے۔

شفاعت کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

نبی کریم ﷺ کی وہ خصوصی سفارش جس سے قیامت کے دن حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو کر حساب شروع ہو جائے گا، جسے مقام محمود بھی کہتے ہیں۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

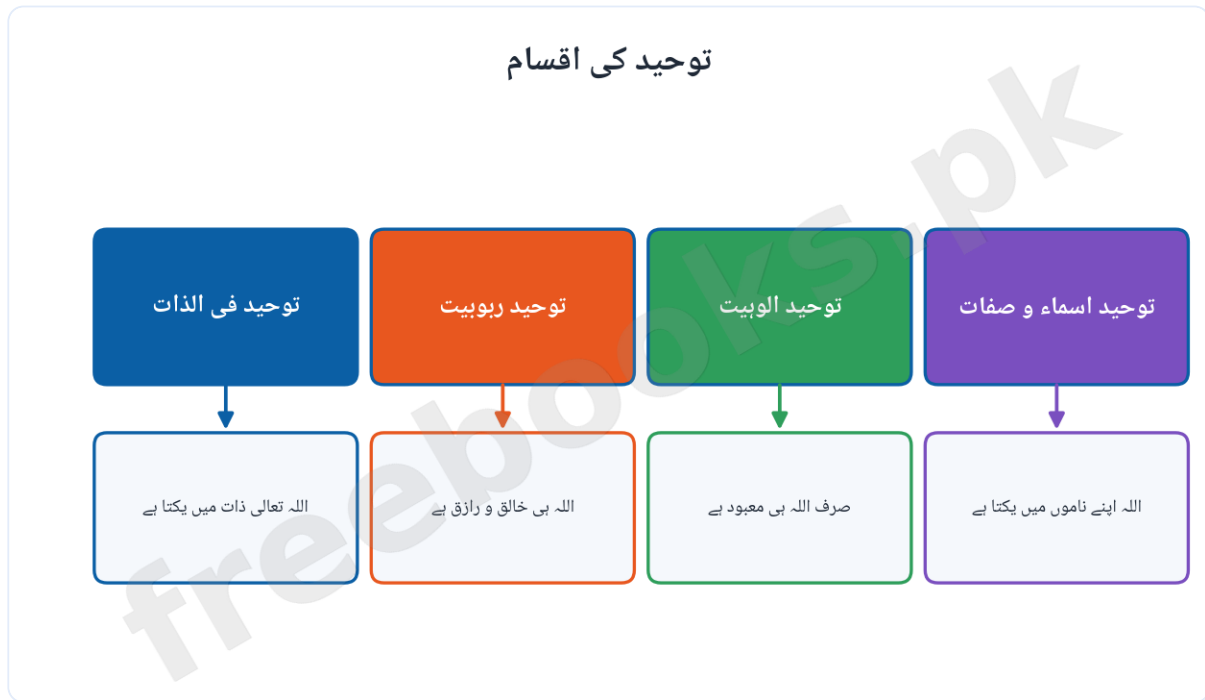
عنوان	خلاصہ
توحید کی اقسام	توحید فی الذات، توحید ربوبیت، توحید الوہیت، توحید اسماء و صفات
رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات	عالم گیریت، ابدیت، کالیت، محفوظ کتاب، محفوظ سیرت، معجزات، ختم نبوت



چار مقرب فرشتے	حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل
چار بڑی آسمانی کتب	تورات (موسیٰ)، زبور (داؤد)، انجیل (عیسیٰ)، قرآن مجید (محمد ﷺ)
زکوٰۃ کی شرح اور نصاب	اڑھائی فی صد سالانہ؛ نصاب ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا
عشر کی شرح	بارانی زمین: 10 فی صد؛ آبپاشی والی زمین: 5 فی صد
پانچ نمازیں	فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء
روزہ توڑنے کا کفارہ	مسلسل ساٹھ روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (ذبح قضا)
حج کی اقسام	حج افراد، حج تمتع، حج قرآن

خاکہ جات

توحید کی اقسام: توحید کی چار اقسام — فی الذات، ربوبیت، الوہیت، اسماء و صفات — کا خاکہ

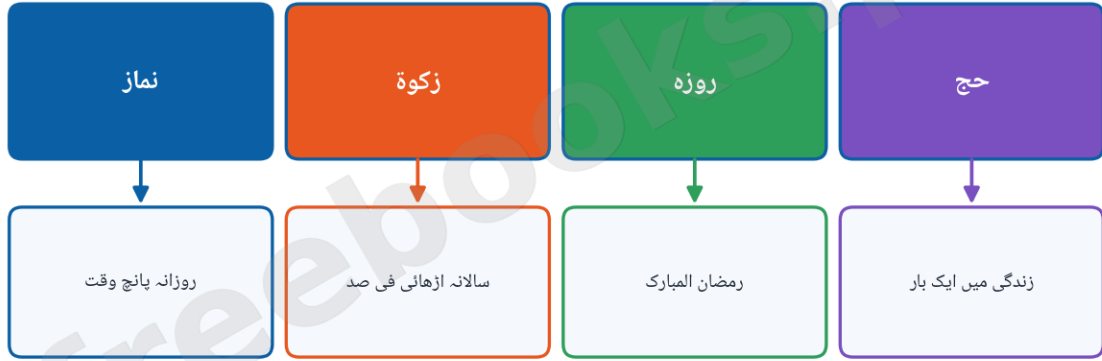


توحید کی اقسام

چار بنیادی عبادات: نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج و قربانی — اسلام کے چار عملی ارکان کا خاکہ



چار بنیادی عبادات



چار بنیادی عبادات

مختصر سوالات و جوابات

توحید کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا ہیں؛ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا ماننا توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔

توحید فی الذات (اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا ہے) اور توحید ربوبیت (اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق ہے)۔

وحی کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے، دل میں براہ راست یا پردے کے پیچھے سے پیغام بھیجنا وحی کہلاتا ہے۔

رسالت محمدی ﷺ کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

عالم گیریت (نبوت پوری انسانیت کے لیے) اور ابدیت (شریعت محمدی ﷺ قیامت تک کے لیے نافذ العمل ہے)۔

فرشتوں کی کوئی سی دو ذمہ داریاں تحریر کریں۔

کرامات کا تبیین انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں اور حافظین انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

آسمانی کتابوں کی مشترکہ تعلیمات میں سے دو تحریر کریں۔



تمام آسمانی کتب میں توحید اور آخرت کا عقیدہ مشترک طور پر موجود رہا ہے۔

حوض کوثر کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

میدانِ محشر میں نبی کریم ﷺ کو عطا کیا جانے والا حوض جس کا پانی جنت کی نہر کوثر سے آئے گا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

نماز میں خشوع و خضوع سے کیا مراد ہے؟

ظاہری اعضا کا عاجزی سے جھکنا خشوع ہے اور دل و خیالات کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا خضوع ہے۔

زکوٰۃ کے کوئی سے چار مصارف تحریر کریں۔

فقراء، مساکین، عاملینِ زکوٰۃ اور قرض داروں کا قرض ادا کرنا زکوٰۃ کے مصارف میں شامل ہیں۔

روزے کا فدیہ کیا ہے؟

جو مسلمان مستقل بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانے گا۔

قربانی کا فلسفہ بیان کریں۔

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر کے اطاعت کا عہد کیا جائے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

عقیدہ توحید کی اہمیت، اقسام اور شرک کے نقصانات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

توحید اللہ تعالیٰ کو ذات، صفات، ربوبیت اور الوہیت میں اکیلا ماننے کا نام ہے، اور اس کی چار اقسام ہیں: فی الذات، ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات۔ توحید کے دلائل میں کائنات کے نظم و ضبط اور انسانی وجود کی تخلیق شامل ہیں، جو ایک ہی خالق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ شرک کی تین اقسام ہیں: ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں شرک۔ توحید پر ایمان انسان میں عزتِ نفس، عاجزی، عزم و ہمت اور استقامت پیدا کرتا ہے، جب کہ شرک انسان کو خوف، پریشانی اور ذہنی انتشار میں مبتلا کر دیتا ہے اور انسانیت کی توہین کا باعث بنتا ہے۔

رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات اور عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

رسالتِ محمدی ﷺ سابقہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے ممتاز ہے۔ اس کی خصوصیات میں عالم گیریت (پوری انسانیت کے لیے نبوت)، ابدیت (قیامت تک نافذ العمل شریعت)، کالیت (دین کی تکمیل)، محفوظ کتاب (قرآن مجید کی الہی حفاظت)، محفوظ سیرت اور بے شمار معجزات شامل ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ نبی



کریم ﷺ پر ختم ہو گیا اور اب قیامت تک کوئی نیابی نہیں آئے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسیلمہ کذاب جیسے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کر کے اس عقیدے کی حفاظت کی، اور آج بھی اس عقیدے کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

نماز کی اہمیت، فلسفہ اور معاشرتی اثرات پر جامع نوٹ لکھیں۔

نماز توحید و رسالت کی شہادت کے بعد اسلام کا اہم ترین رکن اور دین کا ستون ہے۔ اس کا بنیادی فلسفہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی تعلق قائم کرنا اور بے حیائی و برائی سے بچنا ہے۔ نماز کی شرائط میں طہارت، ستر پوشی، وقت، قبلہ رخ ہونا اور نیت شامل ہیں، اور خشوع و خضوع کو اس کی روح قرار دیا گیا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے مساوات، نظم و ضبط، اطاعتِ امیر اور بھائی چارے جیسے معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں، جب کہ انفرادی طور پر یہ دل کو سکون، گناہوں کی معافی اور جسمانی صحت جیسے فوائد بھی عطا کرتی ہے۔

زکوٰۃ، روزہ اور حج کے معاشرتی و اجتماعی فوائد پر نوٹ لکھیں۔

زکوٰۃ سے مال پاک ہوتا ہے، غربت اور طبقاتی تقسیم ختم ہوتی ہے اور دولت گردش میں رہتی ہے۔ روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے، امیر و غریب میں مساوات کا احساس دلاتا ہے اور سحری و افطاری کی پابندی سے نظم و ضبط سکھاتا ہے۔ حج عالم اسلام کے اتحاد، اخوت اور مساوات کا عظیم مظہر ہے جہاں دنیا بھر کے مسلمان ایک ہی لباس میں ایک ہی مقام پر جمع ہو کر امیر و غریب کا فرق مٹا دیتے ہیں۔ یہ تینوں عبادات انفرادی تزکیہ کے ساتھ ساتھ ایک منظم، ہمدرد اور متحد معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت اور الوہیت میں اکیلا ماننا کہلاتا ہے: (الف) اطاعت (ب) توحید (ج) اتباع (د) تقویٰ

درست جواب: (ب) توحید۔ اللہ تعالیٰ کو ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا ماننا توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی کتنی اقسام ہیں؟ (الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

درست جواب: (ج) چار۔ توحید کی چار اقسام ہیں: فی الذات، ربوبیت، الوہیت اور اسماء و صفات۔

وحی متلو کی سب سے واضح مثال ہے: (الف) حدیث نبوی (ب) قرآن مجید (ج) اجماع امت (د) قیاس

درست جواب: (ب) قرآن مجید۔ وحی متلو وہ وحی ہے جس کے الفاظ و معانی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور تلاوت کی جائے، جیسے قرآن مجید۔



نبی کریم ﷺ کی نبوت کی امتیازی خصوصیت جس کی وجہ سے وہ پوری انسانیت کے لیے ہیں، کہلاتی ہے:

(الف) ابدیت (ب) عالم گیریت (ج) کاملیت (د) معجزات

درست جواب: (ب) عالم گیریت۔ عالم گیریت سے مراد ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کسی خاص علاقے یا قوم کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔

انسانوں کے اعمال لکھنے پر مامور فرشتے کہلاتے ہیں: (الف) حافظین (ب) کراما کاتبین (ج) زبانہ (د) حاملین عرش

درست جواب: (ب) کراما کاتبین۔ کراما کاتبین وہ فرشتے ہیں جنہیں انسانوں کے اعمال لکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے: (الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) صحیفہ

درست جواب: (ب) زبور۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی۔

قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جائے گا: (الف) پل صراط پر (ب) میزان پر (ج) حوض کوثر پر (د) مقام محمود پر

درست جواب: (ب) میزان پر۔ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن میزان پر کیا جائے گا۔

زکوٰۃ کی شرح ہے: (الف) ایک فی صد (ب) اڑھائی فی صد (ج) پانچ فی صد (د) دس فی صد

درست جواب: (ب) اڑھائی فی صد۔ زکوٰۃ صاحبِ نصاب مسلمان پر سال میں ایک بار اڑھائی فی صد کی شرح سے فرض ہے۔

رمضان المبارک کا روزہ کس قسم کا روزہ ہے؟ (الف) فرض غیر معین (ب) نقلی روزہ (ج) فرض معین (د) مکروہ روزہ

درست جواب: (ج) فرض معین۔ رمضان کا روزہ فرض معین ہے کیوں کہ اس کا وقت متعین ہے۔

خانہ کعبہ کے گرد وہ مقامات جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے، کہلاتے ہیں: (الف) مزدلفہ (ب) میقات (ج) عرفات (د) منیٰ

درست جواب: (ب) میقات۔ میقات وہ مقررہ مقامات ہیں جہاں سے احرام باندھے بغیر حرم کی حدود میں داخل ہونا منع ہے۔



تیز نظر ثانی خلاصہ

• توحید کی چار اقسام: فی الذات، ربوبیت، الوہیت، اسماء و صفات؛ شرک کی تین اقسام
• رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات: عالم گیریت، ابدیت، کالیت، محفوظ کتاب، محفوظ سیرت، معجزات، ختم
نبوت

- چار مقرب فرشتے: جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل
- چار بڑی آسمانی کتب: تورات، زبور، انجیل، قرآن مجید
- آخرت کے مراحل: حشر، میزان، پل صراط، شفاعت کبریٰ (مقام محمود)، حوض کوثر
- نماز: پانچ اوقات، خشوع و خضوع اس کی روح ہے
- زکوٰۃ: اڑھائی فی صد، نصاب ساڑھے باون تولے چاندی، آٹھ مصارف
- روزہ: فرض معین (رمضان)، فرض غیر معین (کفارہ/قضا)، نفلی
- حج کی اقسام: افراد، تمتع، قرآن؛ مناسک: احرام، وقوف عرفات، رمی، قربانی، طواف

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب دوم سے 3 معروضی سوال (سب سے زیادہ) پوچھے جاتے ہیں
- Q.2 میں باب اول و سوم کے ساتھ ملا کر 8 میں سے 5 مختصر سوالات اس باب سے بھی پوچھے جاسکتے ہیں
- Q.5(ii) کا 8 نمبر کا تفصیلی سوال مکمل طور پر اسی باب سے آتا ہے — ایمانیات اور عبادات دونوں حصوں کی
اچھی تیاری کریں
- ملائکہ کی ذمہ داریوں اور آسمانی کتابوں کے ناموں کو صحیح ترتیب سے یاد رکھیں
- نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے احکام و اعداد و شمار (شرح، نصاب، اوقات) کو خاص طور پر یاد کریں



سیرت طیبہ عَلَیْہِ سَلَام کی اہمیت

یہ باب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت مبارکہ زندگی کے ہر شعبے کے لیے کامل نمونہ ہے۔ اس باب میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بطور سربراہ خاندان، سربراہ ریاست، سپہ سالار اور معاشی تعلیمات کے معلم کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے۔

اس باب کا مطالعہ طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ خاندانی، سیاسی، عسکری اور معاشی زندگی کے ہر پہلو کے لیے راہ نما اصول فراہم کرتی ہے۔

تعلیمی مقاصد

- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بطور سربراہ خاندان کردار اور خاندان کے مختلف افراد سے حسن سلوک کو سمجھنا
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بطور سربراہ ریاست ریاست مدینہ کے قیام، نظم و نسق اور خارجہ پالیسی کو جاننا
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بطور سپہ سالار اوصاف اور آداب جہاد کو سمجھنا اور جہاد و دہشت گردی میں فرق واضح کرنا
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معاشی تعلیمات — کسبِ حلال، ارتکازِ دولت کی مذمت اور سود کی حرمت — سے آگاہی حاصل کرنا
- سیرت طیبہ عَلَیْہِ سَلَام کی روشنی میں ان اصولوں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کرنا

کلیدی تصورات

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطور مثالی سربراہ خاندان

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات طیبہ کا ایک اہم پہلو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاندانی زندگی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی سے مانگو اور اسی سے مدد طلب کرو۔ اپنے سوتیلے بیٹے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کے آداب سکھائے: بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاندان کے بزرگوں کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 'بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے' (سنن ابی داؤد: 4843)۔ اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: 'تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر



ہوں' (جامع ترمذی: 3895)۔ آپ ﷺ اپنی بیٹیوں سے بھی بے پناہ محبت فرماتے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے پر خود کھڑے ہو کر استقبال فرماتے۔

آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سمیت خاندان کے تمام بچوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے صلہ رحمی کی بہت تاکید فرمائی: 'جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کسادگی اور عمر میں برکت ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے' (صحیح بخاری: 5985)۔

نبی کریم ﷺ بطور مثالی سربراہ ریاست

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد ریاستِ مدینہ کی بنیاد رکھی۔ اس کے قیام کے لیے تین بنیادی اقدامات کیے: مواخاتِ مدینہ (مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ)، یثاقِ مدینہ (یہود اور دیگر قبائل کے ساتھ تحریری امن معاہدہ) اور مسجدِ نبوی کی تعمیر، جسے ریاستی امور کی مرکزی حیثیت دی گئی۔

آپ ﷺ کی حکمتِ عملی کے بنیادی عناصر میں اشاعتِ اسلام (صفہ کو باقاعدہ درس گاہ بنانا)، احترامِ انسانیت (غیر مسلم شہریوں کے حقوق کی حفاظت) اور ریاست کا مؤثر نظم و نسق شامل تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا' (صحیح بخاری: 893)۔ آپ ﷺ نے گورنر مقرر کیے (مثلاً حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا) اور سرکاری ملازمین کے لیے ضرورت کے مطابق تنخواہ کا نظام قائم کیا۔

خارجہ پالیسی میں آپ ﷺ نے دیگر قبائل و ریاستوں کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کیے اور مختلف بادشاہوں کو اسلام کی دعوت پر بنی خطوط ارسال فرمائے۔ یثاقِ مدینہ کو آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہکار قرار دیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ بطور مثالی سپہ سالار

نبی کریم ﷺ ایک بے مثال سپہ سالار تھے جنہوں نے محدود وسائل کے باوجود شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ ﷺ کی فتوحات کا راز ایمانی قوت، شجاعت، بہترین منصوبہ بندی اور جنگی رازداری میں پوشیدہ تھا۔ آپ ﷺ نے تقریباً اٹھائیس غزوات میں اسلامی لشکر کی قیادت فرمائی، مگر آپ ﷺ ہمیشہ لڑائی سے حتی الامکان گریز کرتے اور صلح کو ترجیح دیتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْعَلْ لَّهُمْ دُونَهُمْ وَلَكِنْ مَّا عَلَيْكَ عَلَيْهِمْ' (سورۃ الانفال: 61) یعنی 'اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی مائل ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں'۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے چودہ سو جانثار صحابہ کرام کی موجودگی کے باوجود لڑائی کی بجائے دشمن کی شرائط پر صلح کو ترجیح دی، جو آپ ﷺ کی امن پسندی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ ﷺ اہم مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ



عنہم سے مشورہ کرتے تھے، جیسے غزوہ احد میں نوجوان صحابہ کے مشورے پر عمل کیا اور غزوہ خندق میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی رائے پر خندق کھودی گئی۔

آپ ﷺ نے آداب جنگ سکھائے: بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، قیدیوں سے حسن سلوک کرنا، مقتولین کی بے حرمتی نہ کرنا، عبادت گاہوں اور سرسبز درختوں کو نقصان نہ پہنچانا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں کے لیے عام معافی کا اعلان فرمایا۔ جہاد کا مقصد ہمیشہ کمزوروں کا دفاع، مظلوموں کی مدد اور دین کی سربلندی رہا، ذاتی مفاد یا لوگوں کو خوف زدہ کرنا ہرگز نہیں۔ یہی وہ بنیادی اصول ہے جو اسلام کے تصور جہاد کو دہشت گردی سے واضح طور پر ممتاز کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات

نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا رازق ہے اور ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق جائز ذریعے سے رزق کما سکتا ہے، بشرطیکہ شریعت کی حدود کا خیال رکھا جائے۔ کسبِ حلال کے تین بڑے ذرائع ہیں: تجارت، زراعت اور ہنر مندی۔ نبی کریم ﷺ نے خود تجارت فرمائی اور دیانت دار تاجر کی بہت فضیلت بیان فرمائی: 'سچا اور دیانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا' (جامع ترمذی: 1209)۔

زراعت کو بھی کسبِ حلال کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا: 'جو مسلمان کوئی درخت یا کھیت لگائے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے' (صحیح بخاری: 2320)۔ ہنر مندی بھی حلال روزی کا معزز ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی کو بہترین کمائی قرار دیا۔

اسلام کا معاشی نظام ارتکازِ دولت کی سختی سے مذمت کرتا ہے، یعنی دولت کا چند ہاتھوں میں جمع ہو کر معاشرے کے فائدے سے محروم رہ جانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ' (سورۃ التوبہ: 34) یعنی 'جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے'۔ زکوٰۃ، عشر، صدقات اور میراث کی منصفانہ تقسیم دولت کی گردش کو یقینی بناتے ہیں۔

قرآن مجید میں سود کو صریح طور پر حرام اور اللہ تعالیٰ و اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا گیا ہے (سورۃ البقرہ: 278-279)۔ اسلام ذخیرہ اندوزی (اشیائے ضروریہ کو ہنگے داموں فروخت کرنے کے لیے روک رکھنا) سے بھی سختی سے منع کرتا ہے۔ تجارت میں ملاوٹ اور دھوکا دہی کی بھی مذمت کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: 'جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں' (صحیح مسلم: 102)۔ ان تعلیمات پر عمل سے معاشرے میں معاشی توازن اور دیانت داری فروغ پاتی ہے۔



اہم تعریفات

مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟
نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان جو رشتہ اخوت قائم فرمایا، اسے مواخاتِ مدینہ کہتے ہیں۔

میثاقِ مدینہ کیا ہے؟

مدینہ منورہ میں بسنے والے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان طے پانے والا تحریری امن معاہدہ جس نے ریاستِ مدینہ کو منظم کیا۔

سپہ سالار کے بنیادی اوصاف بیان کریں۔

دور اندیشی، تدبیر، جنگی مہارت، نظم و ضبط کا قیام، سپاہیوں کی حوصلہ افزائی اور بہادری کا مظاہرہ سپہ سالار کے بنیادی اوصاف ہیں۔

جہاد اور دہشت گردی میں بنیادی فرق کیا ہے؟

جہاد کا مقصد دفاع، مظلوموں کی مدد اور دین کی سربلندی ہے جب کہ دہشت گردی کا مقصد ذاتی مفاد، لوگوں کو خوف زدہ کرنا اور ناجائز قبضہ ہے۔

ارتکازِ دولت سے کیا مراد ہے؟

دولت کا چند ہاتھوں یا مخصوص طبقے میں جمع ہو جانا اور دوسروں تک اس کے فوائد کا نہ پہنچنا ارتکازِ دولت کہلاتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کی تعریف کریں۔

اشیائے ضروریہ کو مہنگے داموں بچنے کے لیے روک کر رکھنا ذخیرہ اندوزی کہلاتا ہے۔

کسبِ حلال کے تین بڑے ذرائع کون سے ہیں؟

تجارت، زراعت اور ہنرمندی کسبِ حلال کے تین بڑے ذرائع ہیں۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

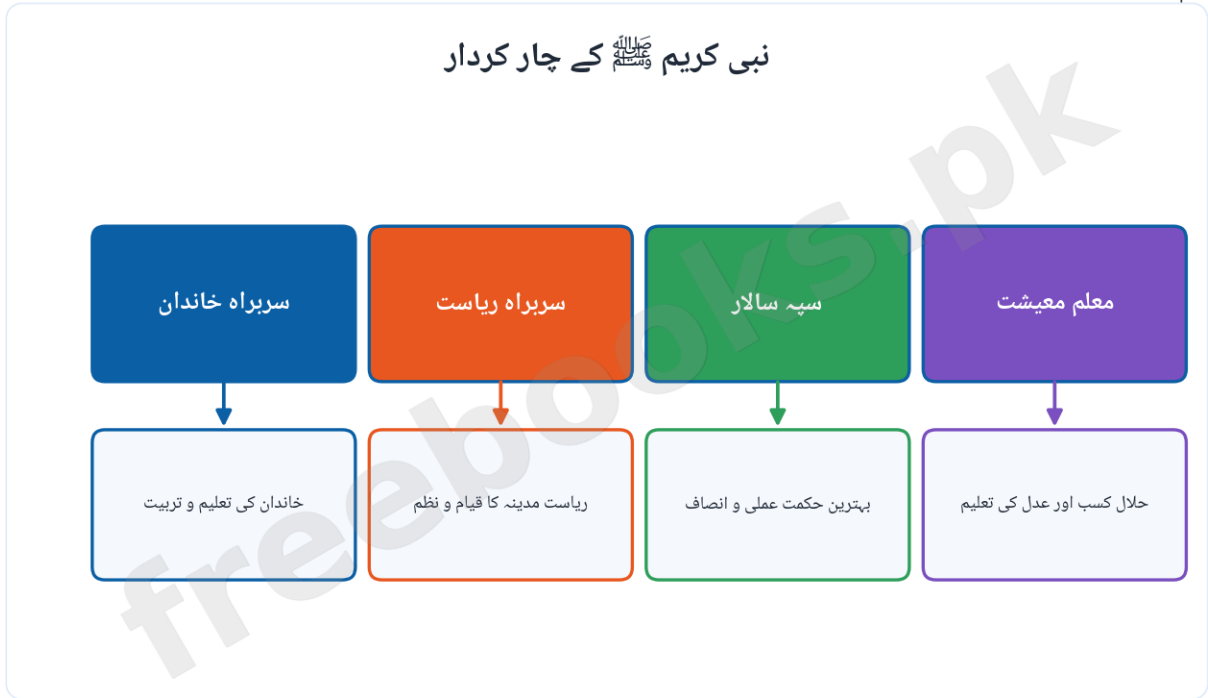
عنوان	خلاصہ
ریاستِ مدینہ کی بنیاد کے تین اقدامات	مواخاتِ مدینہ، میثاقِ مدینہ، تعمیر مسجد نبوی
نبی کریم ﷺ کی قیادت میں غزوات	تقریباً اٹھائیس (28) غزوات



آدابِ جنگ	بوڑھوں، بچوں، عورتوں کا قتل ممنوع؛ قیدیوں سے حسنِ سلوک؛ عبادت گاہوں کا احترام
کسبِ حلال کے ذرائع	تجارت، زراعت، ہنرمندی
معاشی برائیاں جن سے اسلام نے منع کیا	سود، ارتکازِ دولت، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، رشوت

خاکہ جات

نبی کریم ﷺ کے چار کردار: سربراہِ خاندان، سربراہِ ریاست، سپہ سالار اور معلمِ معیشت کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ کے کردار کا خاکہ



نبی کریم ﷺ کے چار کردار

ریاستِ مدینہ کی بنیاد: مواخاتِ مدینہ، یثاقِ مدینہ اور مسجدِ نبوی — ریاستِ مدینہ کے قیام کے تین بنیادی اقدامات



ریاستِ مدینہ کی بنیاد



ریاستِ مدینہ کی بنیاد

مختصر سوالات و جوابات

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کیا نصیحت فرمائی؟
نبی کریم ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی سے مانگو اور اسی سے مدد طلب کرو۔

ریاستِ مدینہ کے قیام کے کوئی سے دو بنیادی اقدامات بیان کریں۔
مواخاتِ مدینہ (مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ) اور میثاقِ مدینہ (یہود کے ساتھ تحریری امن معاہدہ)۔

بطور سپہ سالار نبی کریم ﷺ کے دو اوصاف لکھیں۔
بہترین منصوبہ بندی اور جنگی رازوں کی مکمل حفاظت آپ ﷺ کے نمایاں اوصاف تھے۔

صلح حدیبیہ میں نبی کریم ﷺ کے کردار کو بیان کریں۔
چودہ سو جانثار صحابہ کی موجودگی کے باوجود آپ ﷺ نے لڑائی کی بجائے دشمن کی شرائط پر صلح کو ترجیح دی، جو امن پسندی کا مظہر ہے۔

قیدیوں سے حسن سلوک کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات تحریر کریں۔
آپ ﷺ نے قیدیوں پر ظلم و تشدد سے منع فرمایا اور صحابہ کرام کو ان کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کا حکم دیا۔

اسلامی معاشی نظام کے کوئی سے دو اصول بیان کریں۔
اللہ تعالیٰ کو رازق ماننا اور ارتکازِ دولت کی مذمت اسلامی معاشی نظام کے بنیادی اصولوں میں شامل ہیں۔



اسلام میں سود کی مذمت کس طرح بیان کی گئی ہے؟
قرآن مجید میں سود کو حرام اور اللہ تعالیٰ و اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا گیا ہے۔

زراعت سے متعلق اسلامی تعلیمات تحریر کریں۔

درخت یا کھیت لگانا صدقہ ہے؛ اگر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو یہ کاشتکار کے لیے اجر کا باعث بنتا ہے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

سربراہِ خاندان کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ کے مثالی کردار پر جامع نوٹ لکھیں۔

نبی کریم ﷺ نے بطور سربراہِ خاندان بچوں کی تربیت، بزرگوں کے احترام، ازواج سے حسن سلوک اور اولاد سے محبت کی بہترین مثالیں قائم کیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ پر توکل سکھایا، بزرگوں کی تعظیم کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ قرار دیا، اور فرمایا کہ سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔ آپ ﷺ کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ خاندان کے ہر فرد کے حقوق کا خیال رکھنا اور صلہ رحمی کرنا، خاندانی نظام کو مستحکم کرنے کی بنیاد ہے۔

سربراہِ ریاست کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد مواخاتِ مدینہ، یثاقِ مدینہ اور مسجدِ نبوی کی تعمیر کے ذریعے ریاستِ مدینہ کی مضبوط بنیاد رکھی۔ داخلی طور پر آپ ﷺ نے امن، تعلیم اور نظم و نسق کو یقینی بنایا، جب کہ خارجی طور پر سفارتی تعلقات استوار کیے اور اسلام کی دعوت دنیا بھر کے حکمرانوں تک پہنچائی۔ آپ ﷺ نے یہ اصول قائم فرمایا کہ اقتدار ایک امانت اور ذمہ داری ہے نہ کہ محض اعزاز، جو آج بھی ہر سربراہِ ریاست کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

بطور سپہ سالار نبی کریم ﷺ کے اوصاف اور آدابِ جنگ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

نبی کریم ﷺ نے محدود وسائل کے باوجود بہترین حکمتِ عملی، رازداری اور صحابہ کرام سے مشاورت کے ذریعے کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ لڑائی پر صلح کو ترجیح دی، جیسا کہ صلحِ حدیبیہ سے ظاہر ہے۔ آپ ﷺ نے آدابِ جنگ سکھائے: بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کا قتل ممنوع، قیدیوں سے نرمی، اور عبادت گاہوں و درختوں کی حفاظت۔ فتح مکہ پر عام معافی کا اعلان اس بات کی دلیل ہے کہ جہاد کا مقصد دفاع اور دین کی سربلندی تھا، نہ کہ انتقام یا تخریب کاری۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اسلامی جہاد کو دہشت گردی سے ممتاز کرتا ہے۔



نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات کا مرکزی اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی رازق ہے اور انسان کو تجارت، زراعت اور ہنرمندی جیسے جائز ذرائع سے رزق کمانا چاہیے۔ آپ ﷺ نے دیانت دار تجارت کی بہت فضیلت بیان فرمائی اور ارتکازِ دولت، ذخیرہ اندوزی، سود اور ملاوٹ جیسی برائیوں کی سختی سے مذمت کی۔ زکوٰۃ، عشر اور صدقات جیسے احکامِ دولت کی گردش کو یقینی بناتے ہیں تاکہ معاشرے میں معاشی توازن اور انصاف قائم رہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطالب کی وفات کے سال کو قرار دیا: (الف) عام الفیل (ب) عام الحزن (ج) عام الوفود (د) عام الصبر

درست جواب: (ب) عام الحزن۔ نبی کریم ﷺ نے چچا حضرت ابوطالب کی وفات کے سال کو 'عام الحزن' (غم کا سال) قرار دیا۔

ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے مرکزی حیثیت حاصل تھی: (الف) دارِ ارقم کو (ب) مسجدِ نبوی کو (ج) صفہ کو (د) دارِ ندوہ کو

درست جواب: (ب) مسجدِ نبوی کو۔ ریاستِ مدینہ کے تمام امور کی انجام دہی کے لیے مسجدِ نبوی کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا گیا: (الف) شام کا (ب) مصر کا (ج) یمن کا (د) ایران کا

درست جواب: (ج) یمن کا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا۔

نبی کریم ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہکار قرار دیا جاتا ہے: (الف) فتح مکہ کو (ب) یشاقِ مدینہ کو (ج) غزوہ بدر کو (د) غزوہ خندق کو

درست جواب: (ب) یشاقِ مدینہ کو۔ یشاقِ مدینہ کو نبی کریم ﷺ کی خارجہ پالیسی کا شاہکار کہا جاتا ہے۔

غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دیا: (الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ج) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

درست جواب: (ج) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر غزوہ خندق میں خندق کھودی گئی۔

نبی کریم ﷺ کی قیادت میں لڑے جانے والے غزوات کی تعداد ہے: (الف) اٹھارہ (ب) بائیس (ج) اٹھائیس (د) چالیس



درست جواب: (ج) اٹھائیس۔ نبی کریم ﷺ نے بطور سپہ سالار تقریباً اٹھائیس غزوات میں اسلامی لشکر کی قیادت فرمائی۔

آدابِ جہاد کے مطابق قتل نہ کرنے کا حکم ہے: (الف) بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو (ب) دشمن کے سپاہیوں کو (ج) قیدیوں کو (د) مذہبی راہنماؤں کو

درست جواب: (الف) بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ لڑائی میں بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔

اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی اصول ہے: (الف) اللہ تعالیٰ کو رازق ماننا (ب) ملازمت اختیار کرنا (ج) تجارت کو فروغ دینا (د) کاشت کاری کرنا

درست جواب: (الف) اللہ تعالیٰ کو رازق ماننا۔ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ساری کائنات کا رازق اللہ تعالیٰ ہے۔

ارتکازِ دولت سے مراد ہے: (الف) دولت کی منصفانہ تقسیم (ب) دولت کا چند ہاتھوں میں جمع ہونا (ج) زیادہ منافع کمنا (د) دولت کا استعمال

درست جواب: (ب) دولت کا چند ہاتھوں میں جمع ہونا۔ ارتکازِ دولت سے مراد دولت کا چند ہاتھوں یا مخصوص طبقے میں جمع ہو جانا ہے۔

قرآن مجید میں سود کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ یہ: (الف) مکروہ ہے (ب) اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے (ج) صرف تجارت میں جائز ہے (د) معمولی گناہ ہے

درست جواب: (ب) اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ قرآن مجید میں سود کو حرام اور اللہ تعالیٰ و اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلانِ جنگ قرار دیا گیا ہے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- نبی کریم ﷺ بطور سربراہِ خاندان: بچوں کی تربیت، بزرگوں کا احترام، ازواج و اولاد سے محبت
- ریاستِ مدینہ کی بنیاد: مواخاتِ مدینہ، میثاقِ مدینہ، مسجدِ نبوی
- بطور سپہ سالار: صلح کو ترجیح، مشاورت، آدابِ جنگ (بوڑھوں/بچوں/عورتوں کا تحفظ)
- تقریباً 28 غزوات، فتح مکہ پر عام معافی کا اعلان
- جہاد کا مقصد: دفاع، مظلوموں کی مدد، دین کی سر بلندی — نہ کہ ذاتی مفاد یا دہشت گردی
- معاشی تعلیمات: اللہ رازق ہے، کسبِ حلال (تجارت، زراعت، ہنر مندی)
- ممنوعہ معاشی امور: سود، ارتکازِ دولت، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ



امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب سوم سے 2 معروضی سوال پوچھے جاتے ہیں
- Q.2 میں باب اول و دوم کے ساتھ ملا کر اس باب سے بھی مختصر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں
- Q.5(i) کا 8 نمبر کا تفصیلی سوال باب اول یا باب سوم میں سے آتا ہے — سپہ سالار اور معاشی تعلیمات کے حصے پر خاص توجہ دیں

- جہاد اور دہشت گردی میں فرق کا سوال اہم ہے، اسے واضح مثالوں کے ساتھ یاد کریں
- ریاستِ مدینہ کی بنیاد کے تین اقدامات اور آدابِ جنگ کے نکات کو ترتیب سے یاد رکھیں



اخلاق و آداب

یہ باب اسلامی اخلاقیات کے تین اہم پہلوؤں پر مشتمل ہے: اجتماعی خیر خواہی و احترامِ انسانیت، اخلاقی رذائل سے اجتناب (تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، نشہ آور اشیاء، رشوت ستانی اور بد عنوانی) اور معاشرتی تعلقات کے آداب — بشمول سوشل میڈیا کے مثبت و منفی استعمال۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو یہ سکھانا ہے کہ اسلامی اخلاقیات محض انفرادی نیکی تک محدود نہیں بلکہ ایک صحت مند، پر امن اور باہم مربوط معاشرے کی تعمیر کی بنیاد ہیں۔

تعلیمی مقاصد

- اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے معنی و مفہوم اور اہمیت کو سمجھنا
- اخلاقی رذائل — تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، نشہ آور اشیاء کا استعمال، رشوت ستانی اور بد عنوانی — کی مذمت کو قرآن و سنت کی روشنی میں جاننا
- سیرتِ نبوی ﷺ، اہل بیت اور صحابہ کرام سے اجتماعی خیر خواہی، احترامِ انسانیت اور معاشرتی تعلقات کی مثالیں سیکھنا
- معاشرتی تعلقات کے آداب اور سوشل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال کو سمجھنا
- ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے معاشرتی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کرنا

کلیدی تصورات

اجتماعی خیر خواہی

اجتماعی خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں نیک خواہش رکھنا اور ان کا بھلا سوچنا ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قوموں کے خیر خواہ تھے، جیسا کہ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: 'میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں' (سورۃ الاعراف: 68)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'دین خیر خواہی کا نام ہے' (صحیح مسلم: 55)۔

نبی کریم ﷺ نے کمزور طبقات — عورتوں، غلاموں اور یتیموں — کے ساتھ حسن سلوک کی خاص تاکید فرمائی۔ خطبہ حجۃ الوداع میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور غلاموں کو خود جیسا کھلانے پلانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:



بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے' (صحیح بخاری: 5353)۔
جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی اجر ملتا ہے (صحیح بخاری: 2363)۔

احترام انسانیت

احترام انسانیت کا مطلب ہے تمام انسانوں کی عزت کرنا، محض انسان ہونے کے ناطے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ' یعنی 'اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی' (سورة الاسراء: 70)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسلامی ریاست میں بسنے والے کسی غیر مسلم پر ظلم کیا یا اس کا حق مارا، آپ ﷺ قیامت کے دن اس مسلمان کے خلاف اس غیر مسلم کے حق میں وکیل ہوں گے (سنن ابی داؤد: 3052)۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے بعد بھی ایک نابینا بوڑھی عورت کی خدمت اور بکریوں کا دودھ دوہنے کی خدمت جاری رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر فرات کے کنارے کوئی بکری بھی بھوک سے مرجائے تو قیامت کے دن اس کا سوال ان سے ہوگا۔ تحقیر انسانیت کی صورتوں میں دوسروں کا مذاق اڑانا، نام بگاڑنا اور ذات پات یا رنگ و نسل کی بنا پر امتیاز کرنا شامل ہیں، جو احترام انسانیت کے سراسر خلاف ہیں۔

اخلاقی رذائل سے اجتناب: تعصب اور خود پسندی

تعصب سے مراد حق و باطل کی تمیز کیے بغیر اپنے گروہ، قبیلے یا عزیز و اقارب کی بے جا طرف داری کرنا ہے۔ اسلام نے تعصب کے برعکس مساوات اور اخوت کا درس دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا' یعنی 'اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں بانٹا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو' (سورة الحجرات: 13)۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے'۔

نبی کریم ﷺ نے تعصب کی سختی سے مذمت فرمائی: 'وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے' (سنن ابی داؤد: 5121)۔ خود پسندی ایک مہلک بیماری ہے جس میں انسان صرف اپنی ذات کو ترجیح دیتا ہے اور ہر جگہ اپنی تعریف چاہتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا' یعنی 'اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کاموں پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں' (سورة آل عمران: 188)۔

اخلاقی رذائل سے اجتناب: فحش گوئی اور نشہ آور اشیاء

فحش گوئی سے مراد بدزبانی، گالی گلوچ اور ہر وہ بات ہے جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں' (صحیح بخاری: 10)۔ ارشاد باری تعالیٰ



ہے: 'وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ' یعنی 'اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ، ظاہر ہوں یا پوشیدہ' (سورۃ الانعام: 151)۔

نشہ آور اشیاء انسان کے اعصاب کو مفلوج کر کے اچھے برے کی تمیز ختم کر دیتی ہیں، اسی لیے اسلام نے ہر نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ' یعنی 'شراب، جوا، بت اور جوئے کے تیرنا پاک شیطانی کام ہیں، ان سے بچو' (سورۃ المائدہ: 90)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے' (صحیح مسلم: 2003)۔

اخلاقی رذائل سے اجتناب: رشوت ستانی اور بد عنوانی

بد عنوانی میں کسی کا حق غصب کر کے نا اہل شخص کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے، جب کہ رشوت اس کی وہ صورت ہے جس میں ناجائز مفاد کے لیے صاحب اختیار کو مال یا تحفہ دیا جاتا ہے۔ اس سے معاشرے میں نا انصافی، مایوسی اور بے راہ روی پھیلتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِأَبْطِلٍ وَتَذَلُّوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ' یعنی 'اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ اور نہ اسے حکام تک بطور رشوت پہنچاؤ' (سورۃ البقرہ: 188)۔

نبی کریم ﷺ نے رشوت دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی (سنن ابی داؤد: 3580)۔ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں ہمیشہ اہلیت کی بنیاد پر ذمہ داری سونپی جاتی تھی، رشوت اور اقربا پروری کی سختی سے حوصلہ شکنی کی گئی — یہی وجہ ہے کہ قلیل مدت میں ریاست اسلامیہ کی سرحدیں دور دراز علاقوں تک پھیل گئیں۔

معاشرتی تعلقات کے اخلاق و آداب

معاشرتی تعلقات سے مراد معاشرے کے مختلف افراد کا باہمی ربط، میل جول اور مل جل کر زندگی گزارنا ہے، جو انسان کی فطری ضرورت ہے۔ اسلام محبت، بھائی چارے، خیر خواہی اور ایثار کو فروغ دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سلام عام کرنے، صلہ رحمی کرنے اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی: 'اللہ کی قسم! وہ ایمان دار نہیں جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو' (صحیح بخاری: 6016)۔

نبی کریم ﷺ کے غیر مسلموں کے ساتھ بھی مثالی معاشرتی تعلقات تھے — ایک یہودی خادم کی بیماری میں عیادت فرمائی، وفد حبشہ کی مہمان نوازی کی اور دیہاتی صحابی حضرت زاہر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوستانہ مزاح فرماتے۔ آپ ﷺ نے جھوٹ، حسد، بہتان، تکبر اور دھوکا دہی سے منع فرمایا: 'جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں' (جامع ترمذی: 1315)۔



موجودہ دور میں سوشل میڈیا معاشرتی تعلقات کا اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی کی عزت پر حملہ کرنا، راز افشا کرنا، جھوٹی خبریں پھیلانا اور بلا اجازت تصاویر شیئر کرنا ناجائز ہے۔ اس کے برعکس سوشل میڈیا کا مثبت استعمال — علم، ہنر اور بھلائی کے فروغ کے لیے — معاشرتی فلاح کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

اہم تعریفات

اجتماعی خیر خواہی کی تعریف کریں۔

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں نیک خواہش رکھنا اور ان کا بھلا سوچنا اجتماعی خیر خواہی کہلاتا ہے۔

احترامِ انسانیت کیا ہے؟

محض انسان ہونے کے ناتے ہر شخص کی عزت کرنا احترامِ انسانیت کہلاتا ہے۔

تعصب کی تعریف کریں۔

حق و باطل کی تمیز کیے بغیر اپنے گروہ، قبیلے یا عزیز و اقارب کی بے جا طرف داری کرنا تعصب کہلاتا ہے۔

خود پسندی سے کیا مراد ہے؟

اپنی ذات، سوچ اور فکر کو دوسروں پر ترجیح دینا اور ہر جگہ اپنی تعریف چاہنا خود پسندی کہلاتا ہے۔

فحش گوئی کی تعریف کریں۔

بدزبانی، گالی گلوچ اور ہر وہ بات جس سے کسی کی دل آزاری ہو، فحش گوئی کہلاتی ہے۔

رشوت کی تعریف کریں۔

ناجائز مفاد حاصل کرنے کے لیے کسی صاحبِ اختیار کو مال، تحفہ یا معاوضہ دینا رشوت کہلاتا ہے۔

معاشرتی تعلقات سے کیا مراد ہے؟

معاشرے کے مختلف افراد کا باہمی ربط، میل جول اور مل جل کر زندگی گزارنا معاشرتی تعلقات کہلاتا ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
اخلاقی رذائل (چھ اہم)	تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، نشہ آور اشیاء کا استعمال، رشوت ستانی، بدعنوانی
معاشرے کی بنیادی اکائی	خاندان
خطبہ حجۃ الوداع کا مساوات کا اصول	کسی کو کسی پر برتری نہیں سوائے تقویٰ کے



شراب، جوا، بت اور جوئے کے تیر—ناپاک شیطانی کام، ممنوع

قرآن کا نشہ آور اشیاء کے بارے میں حکم

خاکہ جات

اخلاقی رذائل: چھ اہم اخلاقی رذائل — تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، نشہ، رشوت اور بدعنوانی — کا خاکہ

چھ اخلاقی رذائل

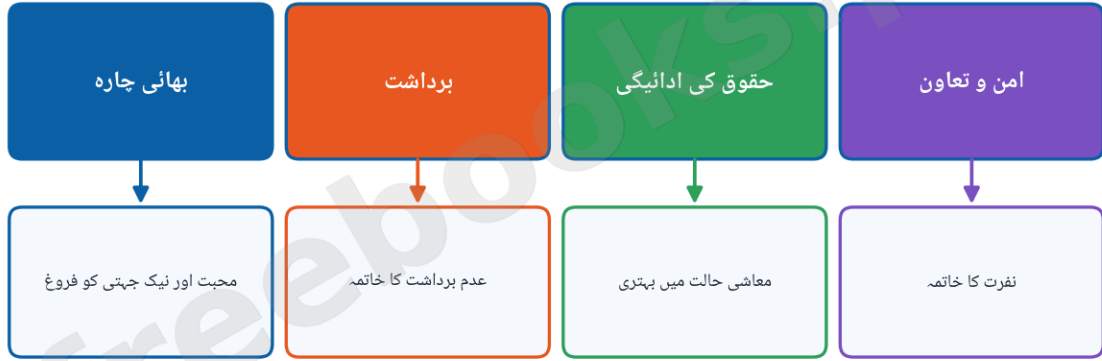


اخلاقی رذائل

اجتماعی خیر خواہی کے فوائد: اجتماعی خیر خواہی اور احترامِ انسانیت کے چار بڑے معاشرتی فوائد



اجتماعی خیرخواہی کے فوائد



اجتماعی خیرخواہی کے فوائد

مختصر سوالات و جوابات

- اجتماعی خیرخواہی کا مفہوم تحریر کریں۔
 اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں نیک خواہش رکھنا اور ان کا بھلا سوچنا اجتماعی خیرخواہی کہلاتا ہے۔
- احترامِ انسانیت کا مفہوم بیان کریں۔
 محض انسان ہونے کے ناتے ہر شخص قابلِ احترام ہے، چاہے اس کا مذہب، رنگ یا نسل کچھ بھی ہو۔
- تعصب کے کوئی سے دو معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔
 تعصب سے حق و باطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور اتحاد و اتفاق کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- خود پسندی کی مذمت میں قرآن مجید کا کوئی حوالہ دیں۔
 اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی جو ایسے کاموں پر تعریف چاہتے ہیں جو انہوں نے کیے ہی نہیں (سورۃ آل عمران: 188)۔

رشوت ستانی کیسے دوسروں کے حقوق کو سلب کرتی ہے؟

رشوت کے ذریعے نااہل افراد کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے، جس سے حق دار افراد اپنے جائز حقوق سے محروم رہ جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے غیر مسلموں سے معاشرتی تعلقات کی ایک مثال دیں۔
 نبی کریم ﷺ ایک بیمار یہودی خادم کی عیادت کے لیے اس کے گھر تشریف لے گئے تھے۔



سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔
علم و ہنر سیکھنا اور بھلائی کے پیغام کو دنیا بھر تک پہنچانا سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی صورتیں ہیں۔

تفصیلی سوالات و جوابات

اجتماعی خیر خواہی اور احترام انسانیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

اجتماعی خیر خواہی اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے بارے میں نیک خواہش رکھنے کا نام ہے، جس کی تعلیم تمام انبیائے کرام نے دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے اور کمزور طبقات — عورتوں، غلاموں اور یتیموں — کے حقوق کی خاص تاکید فرمائی۔ احترام انسانیت کا مطلب ہے کہ ہر انسان محض انسان ہونے کے ناتے قابل عزت ہے۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی زندگیوں سے رعایا کی خدمت اور جواب دہی کے احساس کی روشن مثالیں ملتی ہیں۔ ان تعلیمات پر عمل سے معاشرے میں بھائی چارہ، برداشت اور امن فروغ پاتا ہے۔

اخلاقی رذائل (تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، رشوت ستانی) پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

تعصب سے مراد حق و باطل کی تمیز کیے بغیر اپنے گروہ کی بے جا طرف داری ہے، جسے اسلام نے مساوات اور تقویٰ کی بنیاد پر رد کیا۔ خود پسندی انسان کو تکبر اور ریاکاری کی طرف لے جاتی ہے۔ فحش گوئی زبان کا گناہ ہے جو دوسروں کی دل آزاری کا باعث بنتی ہے۔ رشوت ستانی اور بد عنوانی معاشرے میں نا انصافی اور بے راہ روی پھیلاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان تمام رذائل کی سختی سے مذمت فرمائی اور مسلمانوں کو اہلیت، دیانت اور مساوات پر مبنی معاشرہ تشکیل دینے کی تعلیم دی۔

معاشرتی تعلقات کی اہمیت اور اخلاق و آداب پر جامع نوٹ لکھیں۔

معاشرتی تعلقات انسان کی فطری ضرورت ہیں اور خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سلام عام کرنے، صلہ رحمی اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی، اور غیر مسلموں سمیت معاشرے کے تمام طبقات سے مثالی تعلقات رکھے۔ آپ ﷺ نے جھوٹ، حسد، تکبر اور دھوکا دہی سے منع فرمایا۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا کے استعمال میں بھی انہی اصولوں کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ معاشرتی تعلقات مضبوط اور صحت مند رہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

حدیث مبارکہ کی روشنی میں دین کا نام ہے: (الف) صبر (ب) خیر خواہی (ج) مشقت (د) محنت



درست جواب: (ب) خیر خواہی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'الدین النصیحة' یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے (صحیح مسلم: 55)۔

سارے انسانوں کی عزت کرنا کہلاتا ہے: (الف) کفایت شعاری (ب) احترامِ انسانیت (ج) میانہ روی (د) استقامت

درست جواب: (ب) احترامِ انسانیت۔ محض انسان ہونے کے ناتے ہر شخص کی عزت کرنا احترامِ انسانیت کہلاتا ہے۔

اپنے گروہ کی بے جا حمایت کرنا کہلاتا ہے: (الف) بد عنوانی (ب) تعصب (ج) خود پسندی (د) فحش گوئی

درست جواب: (ب) تعصب۔ حق و باطل کی تمیز کیے بغیر اپنے گروہ کی بے جا طرف داری تعصب کہلاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و شرف کا معیار قرار دیا گیا ہے: (الف) صلہ رحمی (ب) تقویٰ (ج) سخاوت (د) شرم و حیا

درست جواب: (ب) تقویٰ۔ خطبہ حجۃ الوداع کے مطابق کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

اپنی ذات کو پسند کرنا اور دوسروں پر ترجیح دینا کہلاتا ہے: (الف) تعصب (ب) خود پسندی (ج) رشوت (د) بد عنوانی

درست جواب: (ب) خود پسندی۔ اپنی ذات، سوچ اور فکر کو دوسروں پر ترجیح دینا خود پسندی کہلاتا ہے۔

نشہ آور اشیاء کا استعمال قرآن مجید میں قرار دیا گیا ہے: (الف) مباح (ب) مکروہ (ج) ناپاک شیطانی کام (د) جائز

درست جواب: (ج) ناپاک شیطانی کام۔ قرآن مجید میں شراب، جو اور نشہ آور اشیاء کو ناپاک شیطانی کام قرار دیا گیا ہے (سورۃ المائدہ: 90)۔

رشوت دینے اور لینے والے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (الف) دونوں پر لعنت (ب) صرف لینے والے پر لعنت (ج) دونوں معاف (د) صرف دینے والے پر گناہ

درست جواب: (الف) دونوں پر لعنت۔ نبی کریم ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی (سنن ابی داؤد: 3580)۔

معاشرے کی بنیادی اکائی ہے: (الف) قوم (ب) خاندان (ج) علاقہ (د) مدرسہ

درست جواب: (ب) خاندان۔ خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور بہتر معاشرتی تعلقات کی بنیاد خاندانی تعلقات ہیں۔



جو شخص تعلق توڑتا ہے، نبی کریم ﷺ کے مطابق وہ: (الف) جنت میں داخل نہیں ہوگا (ب) دنیا میں کامیاب ہوگا (ج) معاف کر دیا جائے گا (د) دوبارہ تعلق جوڑ لے گا

درست جواب: (الف) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (صحیح بخاری: 5984)۔

سوشل میڈیا کے ذمہ دار استعمال کا تقاضا ہے: (الف) جھوٹی خبریں پھیلانا (ب) کسی کی اجازت کے بغیر تصاویر شیئر کرنا (ج) علم و بھلائی کا فروغ (د) دوسروں کی نجی زندگی بے نقاب کرنا

درست جواب: (ج) علم و بھلائی کا فروغ۔ سوشل میڈیا کا مثبت استعمال علم، ہنر اور بھلائی کے فروغ کے لیے ہونا چاہیے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- اجتماعی خیر خواہی: تمام مخلوق کے بارے میں نیک خواہش، کمزور طبقات کی خاص دیکھ بھال
- احترامِ انسانیت: ہر انسان محض انسانیت کی بنا پر قابلِ عزت ہے
- چھ اخلاقی رذائل: تعصب، خود پسندی، فحش گوئی، نشہ، رشوت ستانی، بد عنوانی
- تعصب کے برعکس اسلام کا اصول: مساوات اور تقویٰ
- نشہ آور اشیاء قرآن میں 'ناپاک شیطانی کام' قرار دی گئیں
- رشوت دینے اور لینے والے دونوں پر لعنت
- معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے
- سوشل میڈیا کے آداب: عزت، رازداری اور سچائی کا خیال

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب چہارم سے 1 معروضی سوال پوچھا جاتا ہے
- Q.3 میں باب چہارم، پنجم، ششم اور ہفتم کے 8 سوالات میں سے 5 کا انتخاب کر کے 10 نمبر کے مختصر جوابات لکھنے ہوتے ہیں
- اخلاقی رذائل کی تعریفات اور ان کے قرآنی حوالہ جات کو خاص طور پر یاد رکھیں
- خطبہ حجۃ الوداع کے حوالوں کو مختلف ابواب میں دہرایا جاتا ہے، انہیں اچھی طرح یاد کریں



حسن معاملات و معاشرت

یہ باب تین اہم موضوعات پر مشتمل ہے: حقوق العباد (اساتذہ، معاون عملہ، زوجین، اولاد اور یتیم کے حقوق)، وراثت کی اسلامی تعلیمات، اور نکاح و طلاق کے شرعی احکام۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو یہ سکھانا ہے کہ اسلام نے خاندانی اور معاشرتی معاملات کو کس قدر متوازن، منصفانہ اور واضح اصولوں پر استوار کیا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- حقوق العباد کا مفہوم اور اساتذہ، معاون عملہ، زوجین، اولاد اور یتیم کے حقوق کو سمجھنا
- قرآن و سنت کی روشنی میں وراثت اور وصیت کے احکام و مسائل سے آگاہی حاصل کرنا
- نکاح کے احکام (ایجاب و قبول، حق مہر، ولیمہ) اور طلاق و عدت کے مسائل کو سمجھنا
- شادی بیاہ میں رائج غیر شرعی رسومات اور فضول خرچی سے آگاہ ہونا
- ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایک متوازن خاندانی اور معاشرتی زندگی گزارنا

کلیدی تصورات

حقوق العباد: اساتذہ اور معاون عملہ کے حقوق

حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔ اسلام میں حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق میں کوتاہی معاف فرما سکتا ہے، مگر حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوں گے جب تک متاثرہ شخص خود معاف نہ کر دے۔ استاذ کو باپ کی طرح قابل احترام قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے' (سنن ابن ماجہ: 229)۔ طلبہ پر استاذ کا احترام، اس کی خدمت اور اس کے لیے دعائے خیر کرنا لازم ہے۔

معاون عملہ وہ افراد ہیں جو دیگر ذمہ دار افراد کی معاونت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے وصال کے وقت بھی ماتحتوں کے حقوق کی تاکید فرمائی: 'نماز کا اہتمام کرنا اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا' (سنن ابی داؤد: 4889)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'تمہارے یہ بھائی تمہارے خدمت گزار اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہیں... جو خود کھائے وہ انہیں کھلائے، جو خود پہنے وہ انہیں پہنائے' (صحیح مسلم: 4315)۔



حقوق العباد: زوجین اور اولاد کے حقوق

میاں بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔ شوہر کی فرماں برداری اور اطاعت کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ساتھ ہی قرآن مجید میں شوہر کو بیوی سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا: 'وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ' یعنی 'اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو' (سورۃ النساء: 19)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو' (جامع ترمذی: 1162)۔

اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، بیٹا ہو یا بیٹی دونوں دنیا کی خوشی کا سامان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اولاد کے درمیان عدل کرنے کا حکم دیا (صحیح بخاری: 2587)۔ اولاد کے حقوق میں اچھا نام رکھنا، تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام، آداب زندگی سکھانا اور غلطیوں سے حسبِ موقع درگزر کرنا شامل ہیں۔

حقوق العباد: بیوہ کے حقوق

بیوہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر فوت ہو جائے۔ اسلام سے پہلے بیوہ کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا جاتا تھا، مگر اسلام نے اسے دوسرے نکاح کا حق دیا اور حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے' (صحیح بخاری: 5353)۔ آپ ﷺ کی اکثر ازواجِ مطہرات بھی بیوہ تھیں، جن سے آپ ﷺ نے نکاح فرما کر حسن سلوک کی بہترین مثال قائم فرمائی۔ اسلام نے بیوہ کے کئی حقوق مقرر کیے: عدت کو محدود مدت (چار ماہ دس دن) تک محدود کرنا، میراث میں حصہ مقرر کرنا، اس کا مال چھیننا ممنوع قرار دینا، اسے دوبارہ نکاح اور اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا اختیار دینا، اور اس کی کفالت کو ریاست و معاشرے کی ذمہ داری قرار دینا۔

وراثت کی اسلامی تعلیمات

وراثت (میراث) سے مراد وہ مال ہے جو میت کی ملکیت سے اس کے زندہ ورثاء کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں وراثت کا مال ناحق کھانے کی سخت مذمت کی گئی ہے: 'وَتَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا مَّائًا' یعنی 'اور تم وراثت کا مال سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو' (سورۃ الفجر: 19)۔ جاہلیت کے دور میں عورتوں اور بچوں کو میراث سے محروم رکھا جاتا تھا، مگر اسلام نے وراثت کے واضح اور منصفانہ احکام مقرر کیے۔

میراث کی تقسیم سے پہلے تدفین کے اخراجات، قرض کی ادائی اور وصیت پر عمل ضروری ہے۔ وصیت ایسے حکم کو کہتے ہیں جس پر عمل موت کے بعد ہو۔ وارثوں کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی اور کل مال کی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت بھی جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَلْيَتَسَّرَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ' یعنی 'اور چاہیے



کہ لوگ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے بارے میں کتنے فکر مند ہوتے' (سورۃ النساء: 9)۔

وراثت کی منصفانہ تقسیم سے دولت کی گردش، خاندانی محبت اور معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے، جب کہ اس میں کوتاہی سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی، خاندانی نظام کا بگاڑ اور معاشرتی نفرت جیسے نقصانات جنم لیتے ہیں۔

نکاح کی اسلامی تعلیمات

نکاح مرد اور عورت کے درمیان ایک مقدس معاہدہ ہے جس کے ذریعے وہ ازدواجی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'فَانكِحُوا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ' یعنی 'تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں' (سورۃ النساء: 3)۔ نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کو استطاعت کی صورت میں نکاح کرنے کی ترغیب دی، کیوں کہ یہ نظر اور شرم گاہ کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔

نکاح کے لیے حرمت کے چار اسباب ہیں: حرمتِ نسب (قریبی خونی رشتے جیسے ماں، بہن، بیٹی)، حرمتِ رضاعت (دودھ شریک رشتے)، حرمتِ مصاہرت (سسرالی رشتے جیسے ساس، بہو) اور جمع بین المحارم (دو محرم رشتہ دار عورتوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا، جیسے دو بہنیں)۔ نکاح کے فرائض میں دو عاقل و بالغ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول شامل ہے۔

حق مہر عورت کا حق ہے جس کی ادائیگی واجب ہے: 'وَأْتُوا النِّسَاءَ صَدَقَاتِهِنَّ نِحْلَةً' (سورۃ النساء: 4)۔ مہر کی دو اقسام ہیں: مہرِ معجل (فوری ادا ہونے والا) اور مہرِ مؤجل (طے شدہ مدت پر ادا ہونے والا)۔ نکاح کے فوائد میں تقویٰ، رزق میں برکت، خاندانی استحکام اور باہمی محبت شامل ہیں: 'وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً' (سورۃ الروم: 21)۔

طلاق اور عدت کی اسلامی تعلیمات

شوہر کا بیوی کو نکاح کی پابندی سے آزاد کرنا 'طلاق' اور میاں بیوی کا باہمی رضامندی سے مال کے عوض نکاح ختم کرنا 'خلع' کہلاتا ہے۔ شریعت میں طلاق ایک ناپسندیدہ مگر بوقتِ ضرورت جائز عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے' (سنن ابی داؤد: 2177)۔

طلاق کی تین اقسام ہیں: طلاقِ رجعی (جس میں عدت کے دوران رجوع ممکن ہو)، طلاقِ بائن (جس کے بعد تجدیدِ نکاح ضروری ہو) اور طلاقِ مغلظہ (طلاق کی سخت ترین صورت، جس کے بعد براہِ راست تجدیدِ نکاح ممکن نہیں رہتا)۔ عدت کے احکام یہ ہیں: وفات کی عدت چار ماہ دس دن، طلاق کی عدت تین ماہ (یا تین حیض) اور حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔



شادی بیاہ میں غیر شرعی رسومات — بے پردگی، فضول خرچی، جہیز کا دباؤ اور دکھاوے کے اخراجات — نے نکاح کو مشکل بنا دیا ہے، جب کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ 'سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں مشقت کم سے کم ہو' (مسند احمد: 23388)۔ طلاق کے معاشرتی اثرات میں بچوں کی تربیت اور نفسیات پر منفی اثر شامل ہے، اس لیے طلاق سے پہلے تمام پہلوؤں پر غور ضروری ہے۔

اہم تعریفات

حقوق العباد کیا ہیں؟

بندوں کے وہ حقوق جو ایک انسان پر دوسرے انسانوں کے لیے واجب ہوتے ہیں، جیسے حقوقِ اساتذہ، زوجین، اولاد وغیرہ۔

وراثت کی تعریف کریں۔

وہ مال جو میت کی ملکیت سے اس کے زندہ ورثاء کی طرف منتقل ہوتا ہے، وراثت کہلاتا ہے۔

وصیت کیا ہے؟

وہ حکم جس پر عمل موت کے بعد ہو، مثلاً اپنے مال میں سے کچھ حصہ کسی کو دینے کی ہدایت، وصیت کہلاتا ہے۔

نکاح کی تعریف کریں۔

مرد اور عورت کے درمیان وہ شرعی معاہدہ جس کے ذریعے وہ اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔

خطبہ (منگنی) سے کیا مراد ہے؟

نکاح کا پیغام دینا خطبہ کہلاتا ہے۔

طلاق اور خلع میں فرق بیان کریں۔

شوہر کا بیوی کو نکاح سے آزاد کرنا طلاق ہے، جب کہ میاں بیوی کا باہمی رضامندی سے مال کے عوض نکاح ختم کرنا خلع کہلاتا ہے۔

عدت کی تعریف کریں۔

وہ مقررہ مدت جو عورت کو شوہر کی وفات، طلاق یا خلع کے بعد گزارنی ہوتی ہے، عدت کہلاتی ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

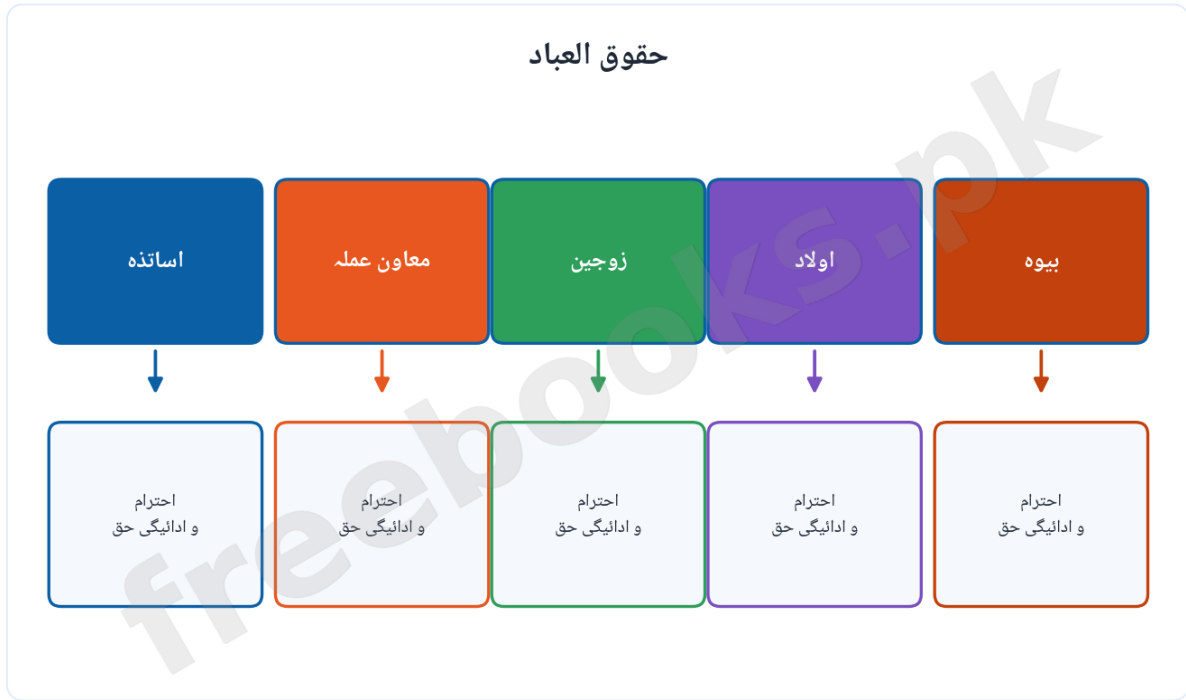
عنوان	خلاصہ
-------	-------



عدت وفات	چار ماہ دس دن
عدت طلاق	تین ماہ (یا تین حیض)
عدت حمل	وضع حمل تک (بچے کی پیدائش تک)
وصیت کی حد	کل مال کا زیادہ سے زیادہ ایک تہائی حصہ
حرمت نکاح کے چار اسباب	حرمت نسب، حرمت رضاعت، حرمت مصاہرت، جمع بین المحارم
طلاق کی تین اقسام	طلاق رجعی، طلاق بائن، طلاق مغلظہ
مہر کی دو اقسام	مہر معجل (فوری)، مہر مؤجل (بعد میں ادا ہونے والا)

خاکہ جات

حقوق العباد: اساتذہ، معاون عملہ، زوجین، اولاد اور بیوہ کے حقوق کا خاکہ

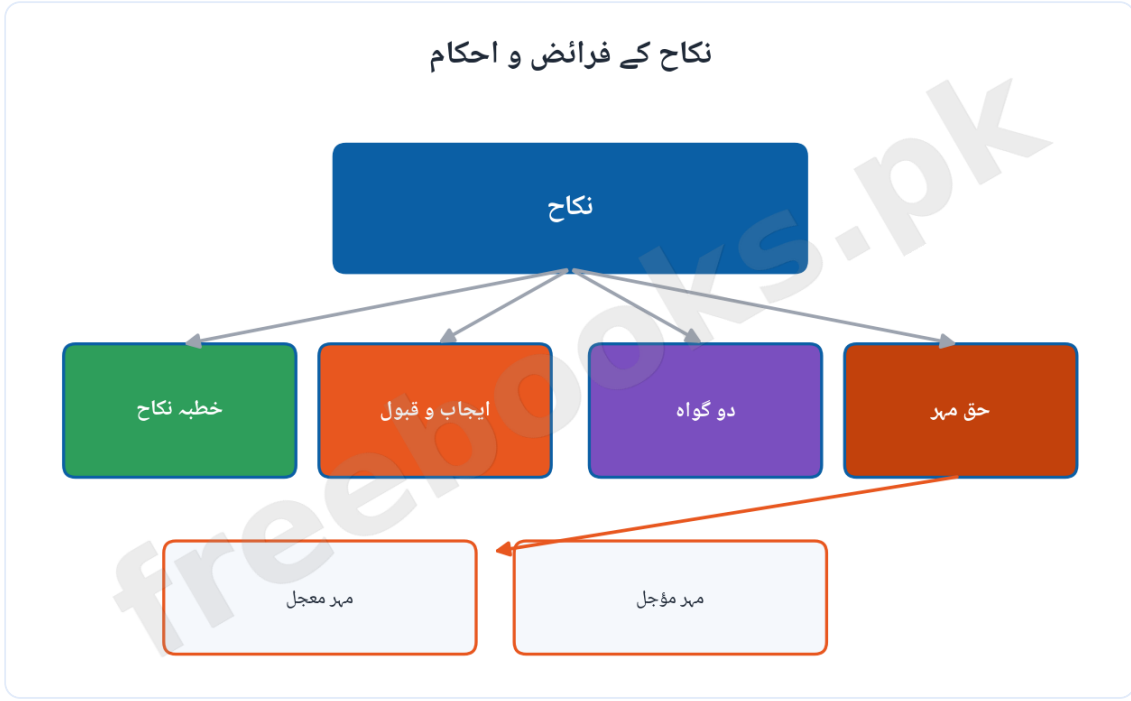


حقوق العباد

نکاح کے فرائض و احکام: ایجاب و قبول، گواہ، حق مہر اور خطبہ نکاح — نکاح کے بنیادی ارکان کا خاکہ



نکاح کے فرائض و احکام



نکاح کے فرائض و احکام

مختصر سوالات و جوابات

خاوند کے دو حقوق تحریر کریں۔

بیوی کی فرماں برداری اور اطاعت گزاری، اور اس کی رضامندی میں کمی نہ کرنا خاوند کے حقوق ہیں۔

بیوی کے دو حقوق تحریر کریں۔

شوہر کی جانب سے حسن سلوک اور محبت کا اظہار، اور اس کی ضروریات کی بہتر انداز میں تکمیل بیوی کے حقوق ہیں۔

اولاد کے دو حقوق تحریر کریں۔

اچھا نام رکھنا اور بہترین تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا اولاد کے بنیادی حقوق ہیں۔

وصیت کے دو شرعی احکام لکھیں۔

وارثوں کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی، اور کل مال کی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔

وراثت کی تقسیم کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں۔

دولت کی منصفانہ گردش اور خاندانی محبت و ایثار کا فروغ وراثت کی صحیح تقسیم کے فوائد ہیں۔

خلع کا مفہوم تحریر کریں۔

میاں بیوی کا باہمی رضامندی سے مال کے عوض نکاح کو ختم کرنا خلع کہلاتا ہے۔

طلاق بائن کی تعریف کریں۔



طلاق بائن وہ طلاق ہے جس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے اور رجوع کے لیے تجدید نکاح ضروری ہوتا ہے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

حقوق العباد (اساتذہ، زوجین، اولاد اور یتیم) پر جامع نوٹ لکھیں۔

حقوق العباد کی ادائیگی اسلام میں حقوق اللہ کے فوراً بعد اہمیت رکھتی ہے۔ استاذ کو باپ جیسا مقام دیا گیا اور اس کی خدمت و احترام کی تاکید کی گئی۔ زوجین کو ایک دوسرے کی فرماں برداری، محبت اور حسن سلوک کا حکم دیا گیا۔ اولاد کے حقوق میں اچھی تعلیم و تربیت اور عدل شامل ہیں۔ یتیم کے لیے اسلام نے عدت کی مدت مقرر کی، میراث میں حصہ دیا اور دوبارہ نکاح کا اختیار دیا۔ ان تمام حقوق کی پاسداری ایک متوازن اور مضبوط خاندانی نظام کی ضامن ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں تقسیم وراثت کی اہمیت اور احکام تحریر کریں۔

وراثت وہ مال ہے جو میت سے اس کے زندہ ورثاء کو منتقل ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے وراثت کا مال ناحق کھانے کی سخت مذمت کی اور جاہلیت کے دور کے برعکس عورتوں اور بچوں کو بھی حق وراثت دیا۔ میراث کی تقسیم سے پہلے تدفین کے اخراجات، قرض کی ادائیگی اور ایک تہائی مال تک وصیت پر عمل ضروری ہے۔ منصفانہ تقسیم سے خاندانی محبت اور معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے، جب کہ کوتاہی سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور خاندانی بگاڑ جنم لیتا ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح اور اس کے احکام و مسائل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

نکاح مرد و عورت کے درمیان ایک مقدس معاہدہ ہے جس کا مقصد پاکیزہ ازدواجی زندگی اور نسل انسانی کا تسلسل ہے۔ اس کے فرائض میں گواہوں کی موجودگی میں ايجاب و قبول اور حق مہر کی ادائیگی شامل ہیں۔ حرمت نسب، رضاعت، مصاہرت اور جمع بین المحارم کی صورت میں نکاح ممنوع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سادگی سے نکاح کرنے کی ترغیب دی اور فضول رسومات سے منع فرمایا۔ نکاح سے تقویٰ، رزق میں برکت اور خاندانی استحکام حاصل ہوتا ہے۔

طلاق و عدت کے احکام اور طلاق کے معاشرتی نقصانات پر نوٹ لکھیں۔

طلاق اسلام میں جائز مگر انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں: طلاق رجعی، طلاق بائن اور طلاق مغلظہ۔ عدت کی مدت وفات پر چار ماہ دس دن، طلاق پر تین ماہ اور حمل کی صورت میں وضع حمل تک ہے۔ طلاق کے معاشرتی اثرات میں بچوں کی تربیت اور نفسیات پر منفی اثرات شامل ہیں، کیوں کہ والدین دونوں کا کردار اولاد کی بہتر پرورش کے لیے ضروری ہے۔ اسی لیے اسلام رشتہ ازدواج کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی تاکید کرتا ہے۔



معروضی سوالات (MCQs)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو متعارف کروایا: (الف) حاکم کے طور پر (ب) معلم کے طور پر (ج) تاجر کے طور پر (د) سپہ سالار کے طور پر
درست جواب: (ب) معلم کے طور پر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے' (سنن ابن ماجہ: 229)۔

اولاد کا سب سے پہلا حق ہے: (الف) تعلیم و تربیت (ب) اچھا نام رکھنا (ج) شادی کروانا (د) جائیداد دینا
درست جواب: (ب) اچھا نام رکھنا۔ بچے کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھا جائے۔
حدیث مبارکہ میں بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو کس کے برابر قرار دیا گیا؟ (الف) مجاہد (ب) صابر (ج) زاہد (د) عالم
درست جواب: (الف) مجاہد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین کے کام آنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

بیوہ کی عدت (حمل نہ ہونے کی صورت میں) کتنی مقرر کی گئی ہے؟ (الف) دو ماہ دس دن (ب) تین ماہ دس دن (ج) چار ماہ دس دن (د) ایک سال
درست جواب: (ج) چار ماہ دس دن۔ بیوہ کی عدت وفات چار ماہ دس دن مقرر کی گئی ہے۔
وراثت تقسیم کرنے سے پہلے سب سے پہلے ضروری ہے: (الف) میت کا قرض ادا کرنا (ب) کھانے کی دعوت کرنا (ج) غریبوں کو صدقہ دینا (د) رشتے داروں کو بلانا
درست جواب: (الف) میت کا قرض ادا کرنا۔ میراث کی تقسیم سے پہلے تدفین کے اخراجات اور قرض کی ادائی ضروری ہے۔

وصیت کا نفاذ ہوتا ہے: (الف) پورے مال میں (ب) آدھے مال میں (ج) دو تہائی مال میں (د) ایک تہائی مال میں

درست جواب: (د) ایک تہائی مال میں۔ وصیت کا نفاذ زیادہ سے زیادہ کل مال کی ایک تہائی مقدار میں ہوتا ہے۔

نکاح کے فرائض میں شامل ہے: (الف) ولیمہ (ب) خطبہ (ج) ایجاب و قبول (د) مہندی کی رسم
درست جواب: (ج) ایجاب و قبول۔ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول نکاح کا فرض رکن ہے۔

نکاح کے موقع پر فوری طور پر ادا کیا جانے والا مہر کہلاتا ہے: (الف) مہر موبجل (ب) مہر معجل (ج) مہر مثل (د) مہر خطبہ



درست جواب: (ب) مہرِ معجل۔ مہرِ معجل وہ مہر ہے جو نکاح کے وقت فوری ادا کر دیا جائے۔

وہ طلاق جس میں عدت کے دوران رجوع ممکن ہو، کہلاتی ہے: (الف) طلاق بائن (ب) طلاق مغلظہ (ج) طلاق رجعی (د) طلاق بدعت

درست جواب: (ج) طلاق رجعی۔ طلاق رجعی وہ طلاق ہے جس میں عدت کے دوران شوہر رجوع کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل ہے: (الف) نکاح (ب) طلاق (ج) خلع (د) وصیت

درست جواب: (ب) طلاق۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے (سنن ابی داؤد: 2177)۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- حقوق العباد: اساتذہ، معاون عملہ، زوجین، اولاد، بیوہ کے حقوق
- استاذ کو باپ جیسا احترام؛ ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم
- بیوہ کی عدتِ وفات: چار ماہ دس دن؛ میراث میں حصہ مقرر
- وراثت: تدفین، قرض کی ادائی اور وصیت (زیادہ سے زیادہ ایک تہائی) کے بعد تقسیم
- نکاح: ایجاب و قبول، دو گواہ، حق مہر (معجل / مؤجل) فرائض میں شامل
- حرمتِ نکاح کے چار اسباب: نسب، رضاعت، مصاہرت، جمع بین المحارم
- طلاق کی تین اقسام: رجعی، بائن، مغلظہ
- عدتِ طلاق: تین ماہ؛ عدتِ حمل: وضع حمل تک

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسلیم کے مطابق باب پنجم سے 1 معروضی سوال پوچھا جاتا ہے
- Q.3 میں باب چہارم تا ہفتم کے 8 سوالات میں سے 5 کا انتخاب کر کے 10 نمبر کے جوابات لکھنے ہوتے ہیں
- حقوق العباد کی فہرست (اساتذہ، زوجین، اولاد، بیوہ) کو ترتیب سے یاد رکھیں
- وراثت اور نکاح کی اصطلاحات (وصیت، مہر معجل / مؤجل، طلاق کی اقسام، عدت) پر خاص توجہ دیں



ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

یہ باب تین اہم موضوعات پر مشتمل ہے: خلافتِ راشدہ کا تعارف اور خصوصیات، اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعارف و خدمات، اور برصغیر کے دو نمایاں صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے حالاتِ زندگی۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو اسلامی تاریخ کے سنہری ادوار اور ہدایت کے ان سرچشموں سے روشناس کرانا ہے جنہوں نے امتِ مسلمہ کی علمی، روحانی اور اخلاقی رہنمائی کی۔

تعلیمی مقاصد

- خلافتِ راشدہ کے مفہوم، دورانیے اور نمایاں خصوصیات (رفاہ عامہ، امانت، عدل، جہاد، حسنِ سلوک، احتساب) کو سمجھنا
- چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اہم کارناموں سے آگاہی حاصل کرنا
- اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعارف، صفات اور علمی خدمات کو جاننا
- تصوف کے مفہوم اور اس کی اہمیت کو سمجھنا
- پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور میاں شیر محمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، روحانی اور معاشرتی خدمات سے آگاہ ہونا

کلیدی تصورات

خلافتِ راشدہ کا تعارف

خلافت کے لغوی معنی جانشین کے ہیں۔ اسلام میں خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری 'اقامتِ دین' ہے، جس میں ارکانِ اسلام کا قیام، جہاد، انصاف کی فراہمی، تعلیم و تربیت اور فلاحی ریاست کا قیام شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد تیس (30) سال کے عرصے کو 'خلافتِ راشدہ' کہا جاتا ہے، جو عدل و انصاف، تعمیر و ترقی اور تعلیم و تبلیغ کے اعتبار سے اسلامی تاریخ کا سنہری دور ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے کی پیروی لازم ہے' (سنن ابی داؤد: 4607)۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت تقریباً دو سال تین ماہ رہا۔ آپ کے کارناموں میں امتِ مسلمہ کو متحد رکھنا، مانعینِ زکوٰۃ کی سرکوبی اور مدعیانِ نبوت کی سرکوبی شامل ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور



خلافت تقریباً ساڑھے دس برس رہا، جس میں حکومتی اداروں کا قیام، مردم شماری، ہجری تقویم کا اجرا اور نئے شہروں کی آبادکاری شامل ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت بارہ سال رہا، جس میں اسلامی سلطنت کو وسعت دینا اور قرآن مجید کو ایک قراءت پر جمع کرنا شامل ہے، اسی وجہ سے آپ کو 'جامع القرآن' کہا جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت تقریباً ساڑھے چار سال رہا۔ ان کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً چھ ماہ خلیفہ رہے، پھر امت مسلمہ کے اتحاد کی خاطر خلافت سے دست بردار ہو گئے۔

خلافتِ راشدہ کی نمایاں خصوصیات

رفاہ عامہ: خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سڑکیں، پل، مسافر خانے اور یتیم خانے تعمیر کروائے، غریبوں کے وظائف مقرر کیے اور سادگی کو اپنا شعار بنایا۔ امانت بیت المال کے استعمال میں احتیاط برتی گئی اور امانت دار افراد کو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ عدل و انصاف: قانون کی نظر میں امیر و غریب سب برابر تھے، چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقدمے میں خود عام فریق کی طرح عدالت میں پیش ہوئے۔

جہاد اور قیام امن: خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلامی سلطنت کے تحفظ اور استحکام کے لیے جہاد کیا، مگر امن کو ترجیح دی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کے آپس میں خون خرابے سے بچنے کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ اقلیتوں سے حسن سلوک: غیر مسلموں کو مذہبی آزادی حاصل تھی، ان کی عبادت گاہیں محفوظ تھیں اور بوڑھے، معذور یا مفلس غیر مسلم سے جزیہ معاف تھا۔ احتساب: عام آدمی بھی خلیفہ سے سوال کر سکتا تھا؛ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا: 'اگر یہ لوگ نہیں بولیں گے تو یہ بے کار ہیں اور اگر ہم نہ مانیں تو ہم بے کار ہیں۔' علمی ترقی: اسلامی سلطنت کے بڑے شہروں میں علمی مراکز قائم کیے گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعلیم عام کرنے کے لیے مختلف علاقوں میں مقرر کیا گیا۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعارف

اہل بیت اطہار سے مراد نبی کریم ﷺ کا مبارک گھرانہ ہے، جنہوں نے امت مسلمہ کی فکری، علمی، روحانی اور اخلاقی رہنمائی میں نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی، داماد اور چوتھے خلیفہ تھے۔ آپ 21 رمضان المبارک 40ھ کو شہید ہوئے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے نواسے اور حضرت علی و حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحب زادے تھے، جن کی وفات 49ھ میں ہوئی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ 4ھ میں پیدا ہوئے اور 10 محرم الحرام 61ھ کو میدانِ کربلا میں 18 اہل بیت اور تقریباً 54 جاں نثار ساتھیوں سمیت شہید ہوئے۔ یہ سانحہ عالم اسلام کے لیے ایک ناقابلِ تلافی سانحہ تھا۔



حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (پیدائش 38ھ، وفات 95ھ) کربلا کے وقت 23 سال کے تھے اور بیماری کے باعث اس سانحے میں بچ جانے والوں میں شامل تھے۔ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ 57ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ (82ھ تا 148ھ) کے شاگردوں میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جابر بن حیان شامل تھے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ (128ھ تا 183ھ)، حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ (148ھ تا 203ھ)، حضرت امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ (195ھ تا 220ھ)، حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ (214ھ تا 254ھ) اور حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ (232ھ تا 260ھ، عمر 28 سال) اسی سلسلے کی نمایاں کڑیاں ہیں۔ اہل تشیع کے عقیدے کے مطابق حضرت امام محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ 255ھ میں پیدا ہوئے اور امام غائب ہیں۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات، اخلاق اور علمی خدمات

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والے نو عمر افراد میں شامل تھے، عشرہ مبشرہ کے رکن اور غزوہ خیبر کے ہیرو تھے۔ سخاوت آپ کی نمایاں خوبی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ 'اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو چکا ہوتا۔' حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت گزار اور فیاض تھے، اور امت مسلمہ کے اتحاد کی خاطر خلافت سے دست بردار ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا: 'یہ میرا بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا' (صحیح بخاری: 2704)۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیاض، متقی اور عبادت گزار تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو 'جنتی نوجوانوں کا سردار' قرار دیا (جامع ترمذی: 3768)۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کثرت عبادت کے باعث آپ کو 'زین العابدین' کا لقب ملا؛ آپ کی دعاؤں پر مشتمل کتاب 'صحیفہ سجادیہ' اور رسالہ 'رسالۃ الحقوق' کے نام سے معروف ہیں۔ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل میں ممتاز تھے اور فرماتے: 'ابلیس کو ہزار عابدوں کی موت سے ایک عالم کی موت زیادہ محبوب ہے۔'

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے علم سے امام اعظم ابو حنیفہ اور جابر بن حیان جیسے اہل علم نے استفادہ کیا۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ خوش مزاج، غصے کو پی جانے والے اور ضرورت مندوں کی پوشیدہ مدد کرنے والے تھے۔ حضرت امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث و فقیہ تھے۔ حضرت امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ قید و نظر بندی میں بھی ذکر الہی اور اتباع سنت میں مصروف رہے۔ حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے الحاد کا مقابلہ کیا اور ان کے شاگردوں نے ان کے علمی افادات کو کتابی شکل دی۔



تصوف اور صوفیہ کرام رحمہم اللہ

تصوف، تزکیہ نفس کا ہم معنی لفظ ہے، یعنی نفس کو بری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات اپنانا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 'قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا' یعنی 'یقیناً جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا' (سورۃ الشمس: 9)۔ صوفیہ کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احکامِ الہی اور سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور معاشرے میں امن و بھائی چارہ فروغ پایا۔

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پیدائش 1859ء، گولڑہ شریف) سلسلہ چشتیہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔ آپ نے خانقاہی نظام کو مسجد اور مدرسے سے جوڑا، توحید و اتباع سنت کی تعلیم دی اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کی معروف تصنیف 'تحقیق الحق فی کلمۃ الحق' اور 'سیف چشتیانی' ہیں۔ آپ کا وصال 1937ء میں ہوا اور مزار گولڑہ شریف، اسلام آباد میں ہے۔

میاں شیر محمد شرپوری رحمۃ اللہ علیہ (پیدائش 1865ء، شرپور) سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اتباع سنت میں گزاری، علمِ ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور نقشبندی سلسلے کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کا وصال 1928ء میں ہوا اور مزار شرپور شریف میں ہے۔

اہم تعریفات

خلافت کے لغوی معنی کیا ہیں؟

خلافت کے لغوی معنی جانشین کے ہیں، اور خلیفہ جانشین یا نائب کو کہتے ہیں۔

خلافتِ راشدہ سے کیا مراد ہے؟

نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد تیس سال کے عرصے کو خلافتِ راشدہ کہا جاتا ہے۔

اہل بیت اطہار سے کیا مراد ہے؟

نبی کریم ﷺ کا مبارک گھرانہ اہل بیتِ اطہار کہلاتا ہے۔

تصوف کا مفہوم بیان کریں۔

تصوف، تزکیہ نفس کا ہم معنی ہے، یعنی نفس کو بری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا حامل بنانا۔

عشرہ بشرہ کیا ہے؟



وہ دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت	تقریباً دو سال تین ماہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت	تقریباً ساڑھے دس برس
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت	بارہ سال
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت	تقریباً ساڑھے چار سال
امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	10 محرم الحرام 61ھ، میدانِ کربلا
پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	1859ء تا 1937ء، گولڑہ شریف
میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	1865ء تا 1928ء، شرقپور شریف

خاکہ جات

خلافتِ راشدہ کی خصوصیات: رفاہ عامہ، امانت، عدل و انصاف، جہاد و امن، حسن سلوک، احتساب کا خاکہ



خلافت راشدہ کی خصوصیات



خلافت راشدہ کی خصوصیات

ہدایت کے سرچشمے: خلافت راشدہ، اہل بیت اطہار اور صوفیہ کرام — تینوں ذرائع کا تقابلی خاکہ

ہدایت کے سرچشمے



ہدایت کے سرچشمے

مختصر سوالات و جوابات

خلافت کے لغوی معنی اور خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری بیان کریں۔



خلافت کے معنی جانشینی کے ہیں؛ خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری اقامتِ دین ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دو نمایاں خصوصیات لکھیں۔

عدل و انصاف کا قیام اور رفاہِ عامہ کے کاموں کا اہتمام خلفائے راشدین کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو 'جامع القرآن' کیوں کہا جاتا ہے؟

کیونکہ آپ نے امتِ مسلمہ کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کیا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے خلافت سے دست بردار ہونے کی وجہ بیان کریں۔

امتِ مسلمہ کو خانہ جنگی سے بچانے اور مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے کے لیے آپ نے خلافت سے دست برداری اختیار کی۔

صحیفہ سجادیہ کیا ہے؟

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی دعاؤں پر مشتمل کتاب صحیفہ سجادیہ کہلاتی ہے۔

تصوف کی اہمیت بیان کریں۔

تصوف انسان کے نفس کو برائیوں سے پاک کر کے اچھے اخلاق کا حامل بناتا ہے اور معاشرے میں امن و بھائی چارہ فروغ دیتا ہے۔

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کردار بیان کریں۔

آپ نے ہر محاذ پر عقیدہ ختم نبوت کا پرچار کیا اور اپنی تصنیف 'سیفِ چشتیانی' کے ذریعے اس کا دفاع کیا۔

تفصیلی سوالات و جوابات

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اہم کارناموں پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

خلافتِ راشدہ اسلامی تاریخ کا سنہری دور ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امتِ مسلمہ کو متحد رکھا اور مانعینِ زکوٰۃ و مدعیانِ نبوت کی سرکوبی کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکومتی ادارے قائم کیے، مردم شماری کرائی اور ہجری تقویم جاری کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سلطنت کو وسعت دی اور قرآن مجید کو ایک قراءت پر جمع کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خانہ جنگی کے مشکل دور میں امت کو متحد رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ ان تمام خلفاء نے رفاہِ عامہ، عدل، امانت اور احتساب کو اپنا شعار بنایا۔



اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفات، اخلاق اور علمی خدمات پر جامع نوٹ لکھیں۔

اہل بیت اطہار نے امت مسلمہ کی علمی و روحانی رہنمائی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ علم و سخاوت میں ممتاز تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اتحاد امت کی خاطر ایثار کیا، جب کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں حق کی خاطر عظیم قربانی دی۔ حضرت امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ نے علم و عبادت میں نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی استفادہ کیا۔

تصوف کے مفہوم اور پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

تصوف نفس کے تزکیے اور اتباع سنت کا نام ہے۔ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے، جنہوں نے خاتقاہی نظام کو دینی تعلیم سے جوڑا اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ آپ کی تصانیف میں 'تحقیق الحق فی کلمۃ الحق' اور 'سیف چشتیانی' نمایاں ہیں۔ آپ کی تعلیمات میں شریعت و طریقت کی ہم آہنگی پر خصوصی زور دیا گیا۔

میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور خدمات پر نوٹ لکھیں۔

میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ تھے، جنہیں 'عارف کامل' اور 'شیر ربانی' جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اتباع سنت میں گزارا اور اپنے پیروکاروں کو بھی یہی درس دیا۔ آپ کی علمی و روحانی تبلیغ سے سلسلہ نقشبندیہ کو پاکستان میں فروغ حاصل ہوا اور لاکھوں لوگوں نے آپ سے رہنمائی پائی۔

معروضی سوالات (MCQs)

اسلام میں خلیفہ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے: (الف) رفاہ عامہ (ب) اقامت دین (ج) تجارت کی ترقی (د) بحری فتوحات

درست جواب: (ب) اقامت دین۔ اسلام میں خلیفہ کی سب سے بڑی ذمہ داری اقامت دین ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں میں شامل ہے: (الف) مردم شماری کرانا (ب) مسجد نبوی کی توسیع (ج) ہجری سال کا اجراء (د) مدعیان نبوت کی سرکوبی

درست جواب: (د) مدعیان نبوت کی سرکوبی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدعیان نبوت اور مانعین زکوٰۃ کی سرکوبی کی۔



خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احتساب کے لیے سب سے پہلے پیش کیا: (الف) اپنے بیٹوں کو (ب) سرکاری حکام کو (ج) فوجی سربراہوں کو (د) اپنی ذات کو درست جواب: (د) اپنی ذات کو۔ خلفائے راشدین نے احتساب کا آغاز خود اپنی ذات سے کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقدمہ کس کی عدالت میں پیش ہوا؟ (الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ج) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (د) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

درست جواب: (الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مقدمے میں فریق کی حیثیت سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوئے۔

عشرہ بشرہ میں شامل ہیں: (الف) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (د) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ درست جواب: (الف) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ بشرہ کے رکن تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے خلافت سے دست بردار ہونے کی وجہ تھی: (الف) صحت کی خرابی (ب) مسلمان گروہوں میں صلح (ج) درس و تدریس کی مصروفیت (د) مدینہ منورہ کی طرف روانگی درست جواب: (ب) مسلمان گروہوں میں صلح۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کے لیے خلافت سے دست برداری اختیار کی۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی دعاؤں پر مشتمل کتاب کا نام ہے: (الف) صحیفہ صادقہ (ب) صحیفہ سجادیہ (ج) صحیفہ محمد (د) صحیفہ جابر درست جواب: (ب) صحیفہ سجادیہ۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی کتاب 'صحیفہ سجادیہ' کے نام سے معروف ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں شامل تھے: (الف) جابر بن حیان (ب) ابو القاسم الزہراوی (ج) ابن سینا (د) ابوریحان البیرونی درست جواب: (الف) جابر بن حیان۔ جابر بن حیان اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہما اللہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں شامل تھے۔

پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے: (الف) افغانستان میں (ب) شرقپور میں (ج) گولڑہ شریف میں (د) لاہور میں

درست جواب: (ج) گولڑہ شریف میں۔ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف (اسلام آباد کے قریب) میں پیدا ہوئے۔



پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدہ ختم نبوت پر لکھی گئی کتاب کا نام ہے: (الف) شمس الحدیث
(ب) الفتوحات الصمدیہ (ج) مرآة العرفان (د) سیف چشتیانی
درست جواب: (د) سیف چشتیانی۔ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کے دفاع میں 'سیف چشتیانی' تصنیف کی۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- خلافت = جانشینی؛ خلیفہ کی بنیادی ذمہ داری: اقامتِ دین
- خلافتِ راشدہ کا دورانیہ: نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد 30 سال
- خلفائے راشدین کی خصوصیات: رفاہ عامہ، امانت، عدل، جہاد و امن، حسن سلوک، احتساب
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: 'جامع القرآن' — قرآن کو ایک قراءت پر جمع کیا
- امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت: 10 محرم 61ھ، کربلا
- صحیفہ سجادیہ: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کی کتاب
- تصوف = تزکیہ نفس؛ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ: عقیدہ ختم نبوت کے مدافع
- میاں شیر محمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ: سلسلہ نقشبندیہ کے مبلغ

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب ششم سے 1 معروضی سوال پوچھا جاتا ہے
- Q.3 میں باب چہارم تا ہفتم کے 8 سوالات میں سے 5 کا انتخاب کر کے 10 نمبر کے جوابات لکھنے ہوتے ہیں
- چاروں خلفائے راشدین کے دورِ خلافت اور کارناموں کو ترتیب سے یاد رکھیں
- اہل بیت اطہار کے ناموں، رشتوں اور اہم واقعات (خصوصاً کربلا) پر خاص توجہ دیں
- صوفیہ کرام کے نام، مقامِ پیدائش اور اہم تصانیف یاد رکھیں



اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

یہ باب تین اہم موضوعات پر مشتمل ہے: قانون کی پاسداری کی اہمیت، نظامِ اسلام کی نشانیوں (منصوبہ بندی، خود انصاری اور علمی ترقی) میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں، اور اسلاموفوبیا کے تدارک میں ہمارا کردار۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک ذمہ دار شہری اور بہتر مسلمان بنانا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- قانون کی پاسداری کے مفہوم، اہمیت اور اس کے معاشرتی فوائد کو سمجھنا
- عہدِ رسالت ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روشنی میں قانون کی پاسداری کی مثالیں جاننا
- منصوبہ بندی، خود انصاری اور علمی ترقی کے اسلامی تصور اور ان کی عملی مثالوں سے آگاہی حاصل کرنا
- اسلاموفوبیا کے مفہوم، اسباب اور اس کے تدارک میں مسلم نوجوانوں کی ذمہ داریوں کو سمجھنا
- پیغامِ پاکستان کی روشنی میں اتحاد و اتفاق اور اسلام کے حقیقی چہرے کو اجاگر کرنے کی اہمیت کو جاننا

کلیدی تصورات

قانون کی پاسداری

قانون کی پاسداری سے مراد کسی ضابطہ حیات پر عمل درآمد کرنا اور اپنے طرزِ زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنا ہے۔ جہاں قانون کی حکمرانی ہوتی ہے وہاں امن و سکون اور معاشرتی فلاح و بہبود کو فروغ ملتا ہے۔ اسلام قانون کی پاسداری کو لازم قرار دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**، یعنی 'اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے صاحب اختیار ہیں' (سورۃ النساء: 59)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'اگر تم پر ایک غلام بھی امیر بنا دیا جائے اور وہ کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کی اطاعت کرو' (صحیح مسلم: 1298)۔

قانون کی پاسداری کی تاکید اس واقعے سے بھی عیاں ہے کہ ایک عورت کے چوری کرنے پر نبی کریم ﷺ نے سزا جاری فرمائی اور سفارش کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ امیر کو سزا سے بری کر دیتے مگر غریب پر سزا نافذ کرتے (سنن نسائی: 4901)۔ نبی کریم ﷺ صاحب اختیار ہونے کے باوجود کبھی اپنے لیے



کوئی خصوصی مراعات طلب نہ فرماتے اور نہ بادشاہوں جیسی شان و شوکت پسند فرماتے، بلکہ سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے خطبہ خلافت میں فرمایا: 'جب تک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہوں، میری اطاعت تم پر لازم ہے۔' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عدل کے ایسے داعی تھے کہ سفر میں اپنے غلام کے ساتھ باری باری سواری پر سوار ہوتے اور خود بھی عدالت میں پیش ہونے سے دریغ نہ کرتے۔

قوانین کی پاسداری اس بات کی ضمانت فراہم کرتی ہے کہ معاشرے کے ہر رکن کو اس کے حقوق میسر ہوں۔ اس سے امن و سکون، عدل و انصاف، معاشی خوش حالی اور اخلاقی اقدار کو فروغ ملتا ہے اور معاشرتی رذائل کا قلع قمع ہوتا ہے۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں ٹیکسز کی ادائیگی، ٹریفک قوانین کی پابندی، سرکاری تنصیبات کی حفاظت، عوامی مقامات اور اپنی گلی محلے کی صفائی کا خیال رکھنا اور کمزور ہم وطنوں کی مدد کرنا جیسے اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

نظام اسلام کی نشانیاں: منصوبہ بندی اور خود انصاری

اسلام دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی کا ضامن ہے: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً يَعْنِي 'اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما' (سورة البقرة: 201)۔ نظام اسلام کی نشانیوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کیا جائے۔

منصوبہ بندی سے مراد آنے والے وقت کے لیے تیاری کرنا اور وسائل کا بہتر استعمال ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَلَا تُسْرِفُوا' یعنی 'اور بے جا خرچ نہ کرو' (سورة الانعام: 141)، اور 'وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ' یعنی 'اور ان کے مقابلے کے لیے جہاں تک ہو سکے قوت مہیا رکھو' (سورة الانفال: 60)۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔ منصوبہ بندی نبی کریم ﷺ کی سنت بھی ہے — غزوہ خندق میں مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے خندق کھدوائی گئی، اور ہجرت مدینہ کا واقعہ بھی آپ ﷺ کی مستقبل کی منصوبہ بندی کی روشن مثال ہے۔

خود انصاری کا مطلب ہے کہ انسان خود محنت کرے اور دوسروں کے سہارے پر نہ رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى' یعنی 'اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے' (سورة النجم: 39)، اور 'إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ' یعنی 'اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے' (سورة الرعد: 11)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'جس نے دن بھر کی محنت سے تھک کر رات گزاری، وہ رات اس کے لیے مغفرت کی رات ہے' (کنز العمال: 9215)۔ محنت سے روزی کمانا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔



نظامِ اسلام کی نشانیاں: علمی ترقی

مکمل اسلامی نظامِ تعلیم وہ ہے جس میں روحانی اور مادی، دونوں طرح کے مفید علوم پڑھائے جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: 'اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا' یعنی 'اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع، مقبولِ عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں' (سنن ابن ماجہ: 925)۔ علمِ نافع میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی، زبانِ دانی، معاشرت اور معیشت کا علم بھی شامل ہے۔

مسلمان سائنس دانوں نے علم کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں: طیب و فلسفی ابن سینا کی کتاب 'القانون'، جاحظ کی 'کتاب الحیوان' اور ابوالقاسم الزہراوی کی جراحات پر مشہور کتاب 'التصریف لمن عجز عن التألیف' کئی صدیوں تک یورپ میں نصابی کتب کے طور پر پڑھائی جاتی رہیں۔ حکیم عمر خیام نے شمسی تقویم مرتب کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ابوریحان البیرونی جیسے نامور سیاح اور سائنس دان نے سورج و چاند کی گردش، سورج گرہن اور سیاروں کے بارے میں غیر معمولی سائنسی معلومات فراہم کیں۔ خوارزمی پہلے سائنس دان تھے جنہوں نے علمِ حساب اور الجبر کو الگ الگ کر کے الجبر کو منطقی انداز میں پیش کیا۔

اسلاموفوبیا کا مفہوم اور اسباب

فوبیا کا لغوی معنی خوف یا ڈر ہے، جب کہ اصطلاحاً یہ کسی چیز یا صورتِ حال کے بارے میں غیر معقول اور شدید خوف کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلاموفوبیا سے مراد اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف زدہ ہونا اور غیر حقیقت پسندانہ خطرہ محسوس کرنا ہے۔ یہ اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں تعصب اور منفی جذبات پر مبنی ایک رجحان ہے۔

یہ اصطلاح خصوصاً مغربی معاشرے میں نائن الیون کے واقعے کے بعد کثرت سے استعمال ہونے لگی، جب اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی سے جوڑ کر منفی انداز میں پیش کیا گیا اور اسلام کے تصورِ جہاد کو بھی غلط رنگ دیا گیا۔ اس منفی پروپیگنڈے کے نتیجے میں مسلمانوں کو نقاب چھپنے، مساجد پر حملوں اور قرآن مجید کی بے حرمتی جیسے واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ حالاں کہ کسی بھی مذہب کی مقدسات کی توہین ایک عالمی جرم اور بقائے باہمی کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

اسلاموفوبیا کو ایک عالمی مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے، چنانچہ اقوام متحدہ میں 15 مارچ کو مسلمانوں سے نفرت کے خلاف عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس کا فیصلہ 2019ء میں نیوزی لینڈ کے شہر کرائسٹ چرچ کی مسجد پر حملے (جس میں اکیاون مسلمان شہید ہوئے) کے بعد اقوام متحدہ میں قرارداد کی منظوری سے ہوا۔ 15 مارچ 2024ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پاکستان کی پیش کردہ ایک قرارداد بھی منظور کی، جس میں دنیا بھر کے ممالک سے مسلمانوں کے خلاف نفرت پر قابو پانے کے اقدامات کرنے کو کہا گیا۔



مسلمانوں کی ذمہ داریاں اور پیغامِ پاکستان

مغربی میڈیا کے منفی کردار کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی باہمی لڑائیاں بھی اسلاموفوبیا کے اسباب میں شامل ہیں۔ اسی لیے ریاستِ پاکستان کی طرف سے 2018ء میں پیغامِ پاکستان کے عنوان سے ایک متفقہ بیانہ جاری کیا گیا، جس کے ساتھ 1800 سے زائد علماء کرام کے دستخطوں سے ایک متفقہ فتویٰ بھی جاری کیا گیا جس میں اسلام کے تصورِ جہاد کی درست وضاحت کی گئی، دہشت گردانہ حملوں کی مذمت کی گئی اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی گئی۔

مسلم نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کریں، نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر حملوں کے خلاف مؤثر آواز بلند کریں اور آپ ﷺ کی رواداری پر بنی سیرت کو اجاگر کریں۔ جیسے آپ ﷺ نے یہودیانِ مدینہ کے ساتھ 'ایشاقِ مدینہ' کی صورت میں امن کا معاہدہ کر کے مدینہ منورہ کو ایک پر امن ریاست بنایا۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ باہمی احترام کو فروغ دیں، مسلم معاشروں میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کریں اور جذباتی رد عمل کے بجائے بصیرت اور مکالمے سے کام لیں۔

اہم تعریفات

قانون کی پاسداری سے کیا مراد ہے؟

کسی بھی ضابطہ حیات یا ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کرنا اور اپنے طرز زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنا قانون کی پاسداری کہلاتا ہے۔

منصوبہ بندی کی تعریف کریں۔

آنے والے وقت کے لیے تیاری کرنا اور اپنے وسائل کا بہتر استعمال کرنا منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔

خود انصاری کیا ہے؟

انسان کا خود محنت اور کوشش کرنا اور دوسروں کے سہارے پر نہ رہنا خود انصاری کہلاتا ہے۔

علمِ نافع سے کیا مراد ہے؟

ہر وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے، علمِ نافع کہلاتا ہے۔

اسلاموفوبیا کی تعریف کریں۔

اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بلاوجہ خوف زدہ ہونا اور غیر حقیقت پسندانہ خطرہ محسوس کرنا اسلاموفوبیا کہلاتا ہے۔



پیغامِ پاکستان کیا ہے؟
ریاستِ پاکستان کی جانب سے 2018ء میں جاری کیا گیا وہ متفقہ بیانہ جس میں دہشت گردی کی مذمت اور اسلام کے
تصورِ جہاد کی درست وضاحت کی گئی۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

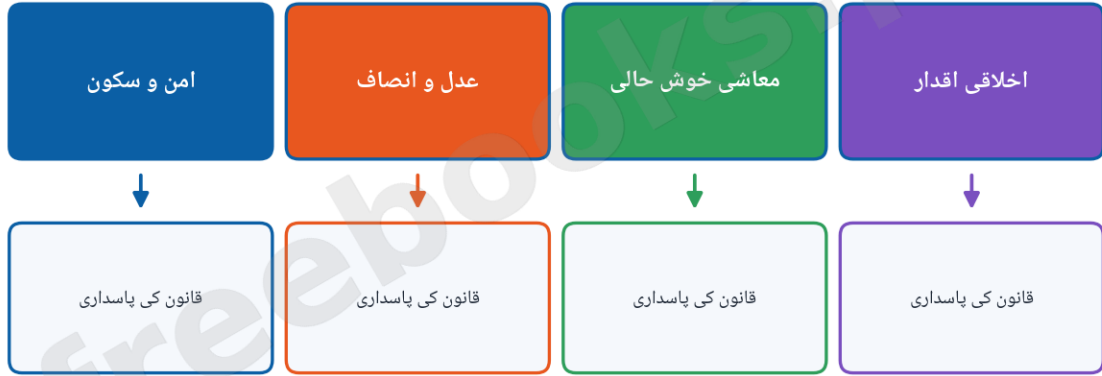
عنوان	خلاصہ
سورة النساء: 59	اطاعتِ الہی، اطاعتِ رسول ﷺ اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم
سورة الانفال: 60	دشمن کے مقابلے کے لیے وسائل تیار رکھنے کا حکم
سورة النجم: 39	انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے
عالمی یومِ مقابلہ اسلاموفوبیا	15 مارچ (اقوامِ متحدہ)
کرائسٹ چرچ مسجد حملہ	2019ء، نیوزی لینڈ — 51 مسلمان شہید
پیغامِ پاکستان	2018ء — 1800 سے زائد علماء کرام کا متفقہ فتویٰ

خاکہ جات

قانون کی پاسداری کے ثمرات: امن و سکون، عدل و انصاف، معاشی خوش حالی اور اخلاقی اقدار کا خاکہ



قانون کی پاسداری کے ثمرات



قانون کی پاسداری کے ثمرات

نظامِ اسلام کی نشانیاں: منصوبہ بندی، خود انصاری اور علمی ترقی — تینوں نشانیوں کا خاکہ

نظامِ اسلام کی نشانیاں



نظامِ اسلام کی نشانیاں

مختصر سوالات و جوابات
قانون کی پاسداری کی تعریف تحریر کریں۔



کسی ضابطہ حیات یا ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کرنا اور اپنے طرز زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنا قانون کی پاسداری کہلاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے معاشرتی بربادی کی بڑی وجہ کسے قرار دیا؟
امیر کو سزا سے بری کر دینا اور غریب پر سزا نافذ کرنا — یعنی قانون میں امتیازی سلوک — معاشرتی بربادی کی بڑی وجہ ہے۔

منصوبہ بندی کی کوئی سی ایک قرآنی مثال تحریر کریں۔
حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کو قحط سے بچانے کے لیے شان دار منصوبہ بندی کی۔

خود انصاری سے متعلق ایک قرآنی آیت کا حوالہ دیں۔
'وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ' — انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے (سورۃ النجم: 39)۔

علم نافع سے کیا مراد ہے؟
ہر وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے، علم نافع کہلاتا ہے، جس میں دینی و دنیاوی دونوں علوم شامل ہیں۔

اسلاموفوبیا کی دو صورتیں تحریر کریں۔
مساجد پر حملے اور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر حملے اسلاموفوبیا کی دو نمایاں صورتیں ہیں۔

پیغام پاکستان کا بنیادی مقصد بیان کریں۔
دہشت گردی کی مذمت اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کے تصور جہاد کی درست وضاحت پیغام پاکستان کا بنیادی مقصد ہے۔

تفصیلی سوالات و جوابات

قانون کی پاسداری کے فوائد پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

قانون کی پاسداری معاشرتی امن، عدل و انصاف اور خوش حالی کی ضامن ہے۔ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے کبھی خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود عدالت میں پیش ہوتے اور احتساب کے لیے تیار رہتے۔ قانون کی پاسداری سے معاشرے میں ہر فرد کو اس کے حقوق میسر آتے ہیں، معاشی خوش حالی فروغ پاتی ہے اور رذائل کا خاتمہ ہوتا ہے۔ بحیثیت پاکستانی ہمیں ٹیکس کی ادائیگی، ٹریفک قوانین کی پابندی اور سرکاری املاک کی حفاظت جیسے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔



نظامِ اسلام کی نشانی کے حوالے سے مسلمانوں کی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

نظامِ اسلام کی نشانیوں کے لیے منصوبہ بندی، خود انصاری اور علمی ترقی بنیادی ستون ہیں۔ منصوبہ بندی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، جیسا کہ غزوہ خندق اور ہجرت مدینہ کے واقعات سے ظاہر ہے۔ خود انصاری کا درس قرآن مجید نے دیا ہے کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ علمی ترقی کے میدان میں مسلمان سائنس دانوں — ابن سینا، الزہراوی، خوارزمی، البیرونی اور عمر خیام — نے دنیا کو گراں قدر علمی خدمات دیں۔ ان تینوں اصولوں پر عمل کر کے مسلمان دوبارہ عزت و عظمت حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے عنوان پر بحث کریں۔

اسلاموفوبیا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غیر حقیقت پسندانہ خوف اور تعصب کا نام ہے، جو خصوصاً نائن لیون کے بعد مغربی معاشرے میں فروغ پایا۔ اس کے نتیجے میں مساجد پر حملے، نقاب چھننا اور قرآن مجید کی بے حرمتی جیسے واقعات پیش آئے۔ اقوامِ متحدہ نے 15 مارچ کو مسلمانوں سے نفرت کے خلاف عالمی دن قرار دیا ہے۔ پاکستان نے پیغامِ پاکستان کے ذریعے دہشت گردی کی مذمت اور اسلام کے حقیقی تصورِ جہاد کی وضاحت کی۔ مسلم نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مکالمے، رواداری اور مثبت کردار کے ذریعے اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

معروضی سوالات (MCQs)

حقوق و شرائط کا توازن قائم رہتا ہے: (الف) ایثار و قربانی سے (ب) صبر و تحمل سے (ج) عدل و انصاف سے (د) باہمی ہمدردی سے

درست جواب: (ج) عدل و انصاف سے۔ حقوق و فرائض کا توازن عدل و انصاف کے قیام سے برقرار رہتا ہے۔

معاشرتی امن و سکون اور فلاح و بہبود کی ضامن ہے: (الف) قانون کی حکمرانی (ب) عوام کی معاشی ترقی (ج) مذہبی آزادی (د) گردشِ دولت

درست جواب: (الف) قانون کی حکمرانی۔ قانون کی حکمرانی معاشرتی امن و سکون اور فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق بنی اسرائیل کی تباہی کی وجہ تھی: (الف) قانون کی خلاف ورزی (ب) فضول خرچی (ج) ملاوٹ (د) رشوت خوری

درست جواب: (الف) قانون کی خلاف ورزی۔ بنی اسرائیل امیر و غریب میں امتیازی سلوک یعنی قانون کی خلاف ورزی کے باعث ہلاک ہوئے۔

انسان کا اپنے آپ کو مستقبل کے لیے تیار کرنا کہلاتا ہے: (الف) خود انصاری (ب) منصوبہ بندی (ج) احتساب (د) وصیت



درست جواب: (ب) منصوبہ بندی۔ مستقبل کے لیے تیاری کرنے کو منصوبہ بندی کہا جاتا ہے۔

ابن سینا کی مشہور کتاب کا نام ہے: (الف) کتاب الحیوان (ب) القانون (ج) التصریف لمن عجز عن التألیف (د) احیاء العلوم

درست جواب: (ب) القانون۔ ابن سینا کی طب پر مشہور کتاب 'القانون' ہے۔

مشہور مسلم سائنس دان خوارزمی کا کارنامہ ہے: (الف) الجبر اور حساب کو الگ کرنا (ب) آلاتِ جراحی وضع کرنا (ج) شمسی تقویم مرتب کرنا (د) زمین کا محیط ناپنا

درست جواب: (الف) الجبر اور حساب کو الگ کرنا۔ خوارزمی نے علمِ حساب اور الجبر کو الگ کر کے الجبر کو منطقی انداز میں پیش کیا۔

غزوہ خندق میں اہل مدینہ کے محفوظ رہنے کی وجہ تھی: (الف) منصوبہ بندی (ب) مالی قوت (ج) عسکری طاقت (د) جوشِ شہادت

درست جواب: (الف) منصوبہ بندی۔ خندق کھودنے کی منصوبہ بندی سے اہل مدینہ مشرکین کے حملے سے محفوظ رہے۔ اقوام متحدہ میں مسلمانوں سے نفرت کے خلاف عالمی دن منایا جاتا ہے: (الف) 15 جنوری (ب) 15 فروری (ج) 15 مارچ (د) 15 اپریل

درست جواب: (ج) 15 مارچ۔ اقوام متحدہ میں 15 مارچ کو مسلمانوں سے نفرت کے خلاف عالمی دن منایا جاتا ہے۔ پیغامِ پاکستان کے نام سے دہشت گردی کے خلاف متفقہ بیانیہ جاری ہوا: (الف) 2015 میں (ب) 2016 میں (ج) 2017 میں (د) 2018 میں

درست جواب: (د) 2018 میں۔ پیغامِ پاکستان '2018ء میں جاری کیا گیا۔

نبی کریم ﷺ کی رواداری کی روشن مثال ہے: (الف) ہجرتِ مدینہ منورہ (ب) یشاقِ مدینہ (ج) مواخاتِ مدینہ (د) حلفِ الفضول

درست جواب: (ب) یشاقِ مدینہ۔ نبی کریم ﷺ نے یہودیانِ مدینہ کے ساتھ 'یشاقِ مدینہ' کی صورت میں امن کا معاہدہ کیا۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- قانون کی پاسداری: ضابطہ حیات پر عمل درآمد؛ اسلام میں اطاعتِ الہی، رسول ﷺ اور اولی الامر کا حکم
- خلفائے راشدین: قانون کی پاسداری کی روشن مثالیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتساب و عدل)
- منصوبہ بندی: حضرت یوسف علیہ السلام (قحط سے بچاؤ)، غزوہ خندق، ہجرتِ مدینہ



- خود انصاری: محنت و کوشش کا قرآنی درس؛ انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت
- علمی ترقی: ابن سینا (القانون)، الزہراوی (التصریف)، خوارزمی (الجبر)، البیرونی، عمر خیام
- اسلاموفوبیا: اسلام و مسلمانوں کے بارے میں غیر حقیقی خوف؛ نائن الیون کے بعد فروغ
- 15 مارچ: اقوام متحدہ کا عالمی یوم مقابلہ اسلاموفوبیا؛ کرائسٹ چرچ سانحہ 2019ء
- پیغام پاکستان 2018ء: دہشت گردی کی مذمت، 1800+ علماء کا متفقہ فتویٰ

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب ہفتم سے 1 معروضی سوال پوچھا جاتا ہے
- Q.3 میں باب چہارم تا ہفتم کے 8 سوالات میں سے 5 کا انتخاب کر کے 10 نمبر کے جوابات لکھنے ہوتے ہیں
- قرآنی آیات کے حوالہ جات (سورة النساء: 59، سورة النجم: 39 وغیرہ) درست ترتیب سے یاد رکھیں
- مسلمان سائنس دانوں کے نام اور ان کی کتابوں کا جوڑا بنا کر یاد کریں
- پیغام پاکستان اور اسلاموفوبیا سے متعلق تاریخی تاریخیں (2018، 2019، 15 مارچ) ذہن نشین کریں

